سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

جمعتہ المبارک، 4-نومبر2022
(یوم الجمع، 8-ربیع الثانی1444ھ)

سترہویں اسمبلی: بیالیسواں اجلاس

جلد42 : شمارہ 4

235

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4۔ نومبر 2022

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔ امن وامان پر عام بحث

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ سیاسی صورتحال پر عام بحث

ایک وزیر سیاسی صورتحال پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی پر عام بحث

ایک وزیر بڑھتی ہوئی مہنگائی پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

237

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیالیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،4۔نومبر 2022

(یوم الجمع،8۔ربیع الثانی 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 6 بج کر 14 منٹ پر جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۙ﴿١﴾ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿٢﴾ يَحْسَبُ
اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿٣﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۖ﴿٤﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا الْحُطَمَةُ ۭ﴿٥﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿٦﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۭ﴿٧﴾
اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿٨﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

سورۃ الهمزة (آیات نمبر1تا9)

ہر غیبت کرنے والے طعنے دینے والے کی خرابی ہے(1) جو مال جمع کرتا ہے اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے(2) شاید وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہو گا(3) ہر گز نہیں وہ ضرور حطمہ میں جھونک دیا جائے گا(4) اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے(5) وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے(6) جو دلوں تک جا پہنچے گی(7) بے شک وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے(8) یعنی آگ کے لمبے لمبے ستونوں میں(9)

وَمَا علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

زہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا پیام آیا
جھکاؤ نظریں، بچھاؤ پلکیں، ادب کا اعلیٰ مقام آیا
یہ کون سَر سے کفن لپیٹے چلا ہے اُلفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں یہ کون ذی احترام آیا
فضا میں لبیک کی صدائیں، فرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر ایک قربان ہو رہا ہے، زباں پہ یہ کس کا نام آیا
یہ کہنا آقا بہت سے عاشق تڑپتے چھوڑ آیا ہوں میں
ہر ایک قربان ہو رہا ہے، زباں پہ یہ کس کا نام آیا

تعزیت

وزیر آباد میں لانگ مارچ کے دوران حملے میں شہید کارکنان کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔وزیر آباد میں لانگ مارچ کے دوران شہید کارکنان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر پاکستان تحریک انصاف کے لانگ مارچ کے دوران وزیر آباد میں شہید ہونے والے کارکنان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور عمران خان کے اوپر قاتلانہ حملے میں زخمی ہونے والوں کے لئے صحت یابی کی دعا کی گئی)

جناب سپیکر: جی،وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ)، جناب عمر فاروق، جناب محمد لطاسب ستّی، محترمہ نیلم حیات ملک، محترمہ سیمابیہ طاہر،سیدہ زہرا نقوی، محترمہ ام البنین علی، محترمہ ثانیہ کامران ، محترمہ زینب عمیر ، محترمہ طلعت فاطمہ نقوی ، محترمہ سائرہ رضا، محترمہ فوزیہ عباس نسیم، محترمہ شاہدہ احمد، محترمہ سبین گل خان، محترمہ ساجدہ بیگم اور جناب حسکوک رفیق بابو(ایم پی اے) حالیہ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین جناب عمران احمد خان پر قاتلانہ حملہ کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتاہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کرکے پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین جناب عمران احمد خان پر قاتلانہ حملہ کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کرکے پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین جناب عمران احمد خان پر قاتلانہ حملہ کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کرکے پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین جناب عمران احمد خان پر قاتلانہ حملہ کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میری ایک عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: اشرف رسول صاحب! یہ قرارداد میں شروع کر چکا ہوں اس کے بعد میں آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں آپ اپنا point of view پیش کر لینا in between آپ کارروائی کو disturb نہ کریں۔ محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

معزز ایوان کا وزیر آباد میں حقیقی آزادی مارچ کے دوران پارٹی چیئرمین جناب عمران خان و دیگر راہنماؤں پر قاتلانہ حملے پر اظہار مذمت

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 3۔نومبر 2022 کو وزیر آباد میں پاکستان تحریک انصاف کے حقیقی آزادی مارچ کے دوران پارٹی چیئرمین اور سابق

وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور دیگر راہنماؤں پر قاتلانہ اور بزدلانہ حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین جناب عمران خان پر اس طرح کھلے عام قاتلانہ حملہ ریاست پاکستان کے سکیورٹی اداروں پر سوالیہ نشان ہے۔ اس قاتلانہ حملے میں چیئرمین پاکستان تحریک انصاف جناب عمران خان اور دیگر پارٹی راہنما شدید زخمی ہوئے اور ایک کارکن شہید ہوا۔ یہ ایوان اس قاتلانہ حملے میں شہید ہونے والے کارکن کی شہادت پر انتہائی افسوس اور دُکھ کا اظہار کرتا ہے اور لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

یہ ایوان پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ سابق وزیر اعظم جناب عمران خان چیئرمین پاکستان تحریک انصاف نے اپنے بیان میں جن تین لوگوں کے نام لئے ہیں ان کے خلاف قاعدہ اور قانون کے تحت سخت کارروائی کی جائے اور اس قاتلانہ حملے میں ملوث باقی تمام ملزمان کے خلاف بھی فوری کارروائی کرنے کے لئے جوڈیشل کمیشن قائم کیا جائے تاکہ اس واقعہ میں تمام ملوث عناصر کے خلاف کارروائی کی جا سکے اور جو لوگ اس واقعہ کو مذہبی رنگ دے رہے ہیں یہ ایوان اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین جناب عمران خان، دوسرے پارٹی راہنماؤں اور پارٹی ورکرز جو اس قاتلانہ حملے میں زخمی ہوئے، ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان پاکستان تحریک انصاف کا پارٹی ورکر جو اس قاتلانہ حملے میں شہید ہوا، اس کی فیملی کے ساتھ اظہار افسوس کرتا ہے اور مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ اللہ پاک مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے"۔(آمین)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 3-نومبر 2022 کو وزیر آباد میں پاکستان تحریک انصاف کے حقیقی آزادی مارچ کے دوران پارٹی چیئرمین اور سابق وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور دیگر راہنماؤں پر قاتلانہ اور بزدلانہ حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین جناب عمران خان پر اس طرح کھلے عام قاتلانہ حملہ ریاست پاکستان کے سکیورٹی اداروں پر سوالیہ نشان ہے۔ اس قاتلانہ حملے میں چیئرمین پاکستان تحریک انصاف جناب عمران خان اور دیگر پارٹی راہنما شدید زخمی ہوئے اور ایک کارکن شہید ہوا۔ یہ ایوان اس قاتلانہ حملے میں شہید ہونے والے کارکن کی شہادت پر انتہائی افسوس اور دُکھ کا اظہار کرتا ہے اور لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

یہ ایوان پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ سابق وزیر اعظم جناب عمران خان چیئرمین پاکستان تحریک انصاف نے اپنے بیان میں جن تین لوگوں کے نام لئے ہیں ان کے خلاف قاعدہ اور قانون کے تحت سخت کارروائی کی جائے اور اس قاتلانہ حملے میں ملوث باقی تمام ملزمان کے خلاف بھی فوری کارروائی کرنے کے لئے جوڈیشل کمیشن قائم کیا جائے تاکہ اس واقعہ میں تمام ملوث عناصر کے خلاف کارروائی کی جا سکے اور جو لوگ اس واقعہ کو مذہبی رنگ دے رہے ہیں یہ ایوان اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین جناب عمران خان، دوسرے پارٹی راہنماؤں اور پارٹی ورکرز جو اس قاتلانہ حملے میں زخمی ہوئے، ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان پاکستان تحریک انصاف کا پارٹی ورکر جو اس قاتلانہ حملے میں شہید ہوا، اس کی فیملی کے ساتھ اظہار افسوس کرتا ہے اور مغفرت کی دعا کرتا

ہے۔ اللہ پاک مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس کے لواحقین کو صبر جمیل عطافرمائے"۔(آمین)

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 3-نومبر 2022 کو وزیر آباد میں پاکستان تحریک انصاف کے حقیقی آزادی مارچ کے دوران پارٹی چیئرمین اور سابق وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور دیگر راہنماؤں پر قاتلانہ اور بزدلانہ حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین جناب عمران خان پر اس طرح کھلے عام قاتلانہ حملہ ریاست پاکستان کے سکیورٹی اداروں پر سوالیہ نشان ہے۔ اس قاتلانہ حملے میں چیئرمین پاکستان تحریک انصاف جناب عمران خان اور دیگر پارٹی راہنما شدید زخمی ہوئے اور ایک کارکن شہید ہوا۔ یہ ایوان اس قاتلانہ حملے میں شہید ہونے والے کارکن کی شہادت پر انتہائی افسوس اور دُکھ کا اظہار کرتا ہے اور لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

یہ ایوان پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ سابق وزیر اعظم جناب عمران خان چیئرمین پاکستان تحریک انصاف نے اپنے بیان میں جن تین لوگوں کے نام لئے ہیں ان کے خلاف قاعدہ اور قانون کے تحت سخت کارروائی کی جائے اور اس قاتلانہ حملے میں ملوث باقی تمام ملزمان کے خلاف بھی فوری کارروائی کرنے کے لئے جوڈیشل کمیشن قائم کیا جائے تاکہ اس واقعہ میں تمام ملوث عناصر کے خلاف کارروائی کی جا سکے اور جو لوگ اس واقعہ کو مذہبی رنگ دے رہے ہیں یہ ایوان اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین جناب عمران خان، دوسرے پارٹی راہنماؤں اور پارٹی ورکرز جو اس قاتلانہ حملے میں زخمی ہوئے، ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعاگو ہے۔

یہ ایوان پاکستان تحریک انصاف کا پارٹی ورکر جو اس قاتلانہ حملے میں شہید ہوا، اس کی فیملی کے ساتھ اظہار افسوس کرتا ہے اور مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ اللہ پاک مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے"۔(آمین)

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راجہ بشارت صاحب بات کر لیں پھر اس کے بعد آپ کو موقع ملے گا۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! آپ کو راجہ بشارت صاحب کے بعد موقع دیا جائے گا۔جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے تو قرارداد پیش کی ہے جبکہ باقی ممبران نے بھی اپنی بات کرنی ہے اس لئے صرف ایک بات کر کے آپ سے اجازت چاہوں گا کہ یہ آج کوئی پہلی بار نہیں ہے۔ اس معزز ایوان میں اپوزیشن کے ممبران پر بھی اگر کہیں زیادتی ہوئی تو اس کی ہم نے مذمت کی اور کبھی ہم نے اس سے اختلاف نہیں کیا لیکن آج جو رویہ اپوزیشن کی طرف سے اختیار کیا گیا تو میں یہ کہوں گا کہ چند ایسے ممبران کو یہاں پر بھیجا گیا، میں ان کی relevance کے متعلق بات نہیں کرتا لیکن جو رویہ ان کی طرف سے اختیار کیا گیا میں اس کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔(شیم شیم)

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اُس جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جو جمہوریت میں رواداری کی بات کرتی ہے۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں ان کا کردار اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ انہیں جمہوریت سے اور جمہوری اقدار سے قطعی طور پر کوئی غرض نہیں ہے۔ یہ چند خریدے ہوئے لوگ ہیں اور ایک family کی جو legacy چلی آرہی ہے ان کی نوکری کرنا ان کا فرض ہے اور اس کے علاوہ ان کا کوئی کردار نہیں ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان!

جناب نوید علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! ہماری بھی بات سُن لیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج۔۔۔

(اذان عشاء)

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر!شکریہ۔ آپ کی صدارت میں راجہ بشارت صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے وہ گزشتہ روز پاکستان میں اپنی تاریخ کا ایک بدترین سانحہ پیش آنے کے بارے میں تھی۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عمران خان پر جان لیوا حملہ ہوا ہے تو اللہ رب العزت نے ان کی جان بچائی اور اللہ تعالیٰ انہیں شفاعطا فرمائے۔(آمین)

جناب سپیکر! اس واقعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے جو کہ زبان زدِ عام ہے کہ مارنے والے سے بچانے والا بہت بڑا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے اندر بہت سے ہمارے عوامی اور جمہوری راہنما ہیں جن کی اموات سے متعلق تاریخ بھری پڑی ہے جن میں نواب زادہ لیاقت علی خاں، جناب ذوالفقار علی بھٹو، محترمہ بے نظیر بھٹو ہیں۔ آج تک کسی کا کچھ پتا نہیں چل سکا لیکن طریقہ واردات ایک ہی ہے کہ eliminate کرنا، اس طرح سے حق اور سچ eliminate نہیں ہوتا اور اگر اس طریقے سے ہوتا تو اب تک یہاں پر سفاکیت، جھوٹ اور کرپشن کا ہی راج ہوتا لیکن نہیں جو سچ کے پیروکار ہیں وہ ہمیشہ غالب آتے ہیں۔ آپ یہ دیکھئے گا کہ عمران خان کروڑوں دلوں کی آواز ہیں، کروڑوں ماؤں کے بیٹے ہیں اور کروڑوں جوانوں کے بھائی ہیں۔ ان کے لئے دعائیں اٹھتی ہیں اور دعاؤں کے لئے ہاتھ ہر وقت اٹھے ہوتے ہیں۔ کینسر سے بچنے والے جتنے مریض ہیں ان کے ہر وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھے ہوتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ اس قوم

کے لئے کیا، ان کا یہ فرمان ہے اور ہم ان کے پیروکار ہیں کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر مہربان ہوتا ہے تو پھر اس قوم کو علامہ محمد اقبال، سرسید احمد خان، قائداعظم محمد علی جناح اور جناب عمران خان جیسے لیڈر مہیا کرتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! نواب زادہ لیاقت علی خان اور محترمہ بینظیر بھٹو پر قاتلانہ حملے جان لیوا ثابت ہوئے تو اس کے درمیان ایک بہت بڑے عرصے کا فاصلہ ہے لیکن طریقہ واردات ایک ہی ہے یعنی

سرِ آئینہ میرا عکس ہے
پسِ آئینہ کوئی اور ہے

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب عمران خان ہر آزمائش میں پورے اترے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے ایک ہیرو اور مسلم امہ کے ایک celebrity ہیں آپ ان کو شروع سے لے کر آج تک دیکھ لیں کہ ایک ایسا شخص جس نے اپنا ایک عوامی اور انسانیت کی فلاح کے لئے اگر کوئی ٹارگٹ مقرر کیا تو ٹارگٹ پر جان توڑ محنت کی اور اس محنت کے بعد اس کو achieve کیا۔ میں ان کے کھیل کی achievements کی بات نہیں کرتا، ان کی ہیلتھ اور ایجوکیشن میں achievement آپ سب کے سامنے ہیں لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ جب خاکے چھپتے تھے تو یہاں پر تھوڑا بہت احتجاج ہوتا تھا لیکن آج تک 75 سال میں ہمارے head of the State کو کسی نہ کسی فورم پر ہر دوسرے اور تیسرے سال جا کر UN میں speech کرنے کا موقع ملتا ہے، جناب عمران خان کی speech 55 منٹ کی ہے جس میں اس بات پر ان کا اصرار تھا کہ رسالت مآب ﷺ پر میرے ماں باپ قربان جب ان کے بارے آپ کچھ لکھتے ہیں تو ہمارے ایک ارب سے زیادہ لوگوں کے دل دکھتے ہیں۔ رجب طیب اردوگان نے ان کی speech سن کر کہا کہ میں صرف ان کی speech سننے آیا تھا اگر یہ چاہتے ہیں تو میں اپنا ٹائم بھی ان کو دیتا ہوں۔ ایسا شخص جس کی ساری دنیا میں پزیرائی ہے کل جب ان پر حملہ ہوا تو Canada کے Prime Minister نے کہا کہ یہ انسانیت سے محبت کرنے والا شخص ہے لیکن یہاں پر ایک ہی طریق کار ہے وہ میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں پر کسی کو سیسیلین مافیا کہا گیا اور سیسیلین مافیا کی جو book میں نے پڑھی ہے تو سیسیلین مافیا کا ایک طریقہ وارادات یہ تھا کہ پہلے وہ approach کرتے تھے کہ آ جائیں table پر بیٹھ جاتے ہیں اور کچھ under the table بھی بات ہو جاتی تھی اگر کوئی نہیں

مانتا تھا تو پھر ارشد شریف جیسا اس کا حال ہو جاتا اور اس کو eliminate کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ انتظامیہ تو ان کی تھی انہوں نے ججز بھی اپنے بنائے تو آخر میں دیکھیں کہ انہوں نے پوپ بھی اپنا بنا لیا۔ یہاں بھی ایسا ہی ہے کہ ایک پوپ ہے جو کسی اشرفی کے نام سے ہے اس کو بھی ساتھ لئے پھرتے ہیں اور عدلیہ تو ملک صاحب کی بھی تھی جس میں ٹیلی فون کر کے ان سے کہا جاتا تھا کہ پا جی کہندے نیں اُن نُوں تُن دیو تے اُس نوں چھڈ دیو، (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عمران خان پر حملے کے پس منظر کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ایک شخص لگا تار اس بات کا تکرار کر رہا ہے کہ میں یہ چیز چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کا mandate لے لیں۔ میں پر امن احتجاج کا داعی ہوں اور میں پر امن احتجاج کر رہا ہوں۔ بار بار کہتا ہے لیکن جن سے ہمارے خان صاحب مطالبہ کر رہے ہیں وہ آگے جو کرتے ہیں ذرا سب پڑھ کر دیکھ لیں۔ اپنی خواہشات کہ اس کو کچل دو، اس کو یہ کر دو حتیٰ کہ یہ کہا گیا کہ میری خواہش ہے کہ اگر یہ میرے قابو آئے تو میں اس کو مچھ جیل میں رکھوں جہاں مرچی وارڈ ہے۔ او خدا کا خوف کھاؤ مرچی وارڈ کسی ایک کے لئے نہیں ہوتی، وارڈ کے باہر بھی مرچیں لگتی ہیں جو آپ لوگوں کو مرچیں لگ چکی ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صبر اور تحمل کی limit کوئی نہیں ہے ہم صبر کرتے ہیں لیکن خان صاحب ہماری red line ہے اور ہم ان کے معاملے پر صبر اس سے زیادہ نہیں کر سکتے، صبر جہاں تک ہو سکا کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "ان اللہ مع الصابرین" یعنی اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ جو صبر نہیں کرنا چاہتے تو وہ اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہیں چاہتے لیکن ہم اللہ کا ساتھ چاہتے ہوئے اور اللہ سے دعا مانگتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں ایک ایسا شخص جس نے کوئی پراپرٹی نہیں بنائی اور جو پراپرٹی ہے وہ اس نے donate کر دی ہوئی ہے وہ پراپرٹی اس نے نمل یونیورسٹی اور شوکت خانم کینسر ہسپتال کو donate کی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ میری زندگی کے بعد میری ساری پراپرٹی ان اداروں کو دی جائے۔ اس نے اپنے بچوں کے لئے نہیں کہا یا کسی اور اپنی بہنوں کے لئے نہیں کہا۔ یہ وہ شخص ہے جس کے لئے میں آج یہاں پر اعلان کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میں اپنی آنکھیں اور اپنے گردے ان کے نام پر donate کرتا ہوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے لیڈر کبھی کبھی ملتے ہیں اور اس organized crime کو پکڑنے کے لئے جس اُجلت سے کام لیا گیا ہے اس عجلت پر بھی دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ یہ ملک

قابل لوگوں سے محروم نہیں ہے میں نے جناب محمد بشارت راجہ صاحب کے ساتھ ساتھ چودھری پرویز الٰہی صاحب کے ساتھ بھی کام کیا ہوا ہے۔ میں نے بہت مشکل سے مشکل cases کو unveil ہوتے ہوئے دیکھا ہے اور اب بھی ہمارے پاس یہ ہیرے موجود ہیں۔ انشاءاللہ مجھے امید ہے کہ ساری چیزیں آگے نکلیں گی۔

جناب والا! عمران خان نفرت، تشدد، لوٹ مار اور کرپشن کے خلاف جنگ لڑ رہا ہے۔ اگر کوئی بے شرم ہو جائے یا ڈھیٹ ہو جائے، ہم کہتے ہیں کہ ڈھیٹ ہو جائے اور کہے کہ یہ گھر میرا نہیں ہے اور وہاں پر بیٹھ کر پریس کانفرس کر رہا ہو، انہوں نے انگلینڈ میں جا کر اپنی tons of money اور money بھی اتنی کہ sky the limit، اب جوان کی نیروبی کے اندر شوگر مل ہے وہاں سے شروع ہو جائیں تو یہاں فلیٹس تک آجائیں، اس کا کسی کو نہیں پتا بلکہ ان کو خود نہیں پتا، جس طرح ناصر بٹ کے ذریعے سے مریم نواز نے فنانس کر کے ارشد شریف کو انجام تک پہنچایا ہے میں اس کی بھی مذمت کرتا ہوں، اس عمل کو ختم ہونا چاہئے، eliminate کرنا اور elimination حل نہیں ہے ہمیں مل کر بیٹھ کر حل نکالنا چاہئے، مطالبہ کیا ہے؟ پرامن رہیں گے، دیکھیں جو شخص ہمارا قائد محترم اور ہمارا لیڈر جو الیکشن مانگ رہا ہے ان کی 16 کروڑ لوگوں پر حکومت ہے، پنجاب، KPK، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر، 22 کروڑ لوگوں میں سے 16 کروڑ لوگوں پر تو اس کی حکومت ہے وہ قربان کر رہا ہے تاکہ ایک fair level playing field پر آجائیں۔ آپ کمال کرتے ہیں کہ وہ حکومت میں نہیں ہے اس لئے الیکشن مانگ رہا ہے، یہ وہ حکمران ہے جس نے آپ کو قلعہ میں بند کیا ہوا ہے، آپ باہر نہیں نکل سکتے اور آپ اندر بیٹھ کر حملے کرتے ہیں اور زبان درازی کرتے ہیں۔ میں صرف ایک بات کہوں گا کہ آج سعد رفیق نے کہا ہے اور دھمکی دی ہے کہ ہم یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ میرے بھائی آپ نہیں کچھ کریں گے، آپ وقت کے ساتھ چلتے ہیں، آپ کے والد محترم کو پیپلز پارٹی کے دور میں فٹ پاتھ پر گولی ماردی گئی اور آپ جب بچے تھے تو آپ کو سنبھالنے والوں میں چودھری شجاعت حسین اور چودھری پرویز الٰہی تھے۔ اللہ تعالیٰ وسیلہ بنا اور اللہ تعالیٰ نے وہ وسیلہ بنایا اور آج آپ ان کے خلاف ہیں۔ آپ بیٹھتے کس کے ساتھ ہیں؟ جو آپ کے والد صاحب کے قاتل تھے آپ ان کی کابینہ میں بیٹھ کر انہی سے oath لیتے ہیں، آپ کا کیا character ہے جو آپ لوگوں کو دھمکاتے ہیں؟ میں یہ عرض

کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی جماعتوں میں کردار سازی کی کلاسیں لیں اگر یہ نہیں ہے تو عمران خان کے لیکچر سنیں، عمران خان کی باتیں سنیں اُن پر عمل کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

کیوں کہ ایک ایسا ہیرو جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ یہ کمال پر پہنچے گا اور میں صرف اتنا عرض کروں گا بقول فیض کہ:

تجھ کو کتنوں کا لہو چاہیئے اے ارضِ وطن
جو تیرے عارضِ بے رنگ کو گلنار کریں

پاکستان زندہ باد، عمران خان زندہ باد۔

جناب سپیکر: جی، فیاض الحسن چوہان صاحب! ایک منٹ میرے پاس تقریباً 20 معزز ممبران کے نام آئے ہوئے ہیں معزز ممبران یہ مہربانی کریں کہ تھوڑا اپنا point of view دے دیں لیکن مختصر الفاظ میں تاکہ زیادہ سے زیادہ ممبران گفتگو کر سکیں اور فیاض الحسن چوہان صاحب کے بعد سید صمصام علی شاہ بخاری بات کریں گے۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! اپوزیشن کو بھی باری دے دیں نہیں تو ہم چلے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: میں نے کہا ہے کہ مجھے لکھ کر دیں جنہوں نے بات کرنی ہے۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! کل پاکستان کی تاریخ کا ایک بڑا اندوہناک واقعہ، الم ناک واقعہ، دردناک واقعہ ہوا ایک ایسے لیڈر کو جو پوری دُنیا کے اندر ایک ہیرو کے طور پر جانا، مانا، پہچانا اور گردانہ جاتا ہے۔ ایک ایسا لیڈر جس کا یہ ایمان ہے کہ جو سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے کہا تھا کہ ماؤں نے بچوں کو آزاد جنا ہے کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ اُس کو غلام بنائے، وہ لیڈر کہ جس کا یہ نعرہ ہے کہ جیو علیؓ کی طرح، شہید ہو حسینؓ کی طرح، وہ لیڈر عمران خان جو مولانا محمد علی جوہر کی اُس ideology کو ماننے والا ہے کہ میں ایک آزاد ملک کے اندر مرنا پسند کرلوں گا لیکن ایک غلام ملک کے اندر جینا پسند نہیں کروں گا وہ لیڈر عمران خان کہ جس کا یہ دعویٰ ہے کہ:

غافل نہ ہو خودی سے، کر اپنی پاسبانی
شاید کسی حرم کا تُو بھی ہے آستانہ

جناب سپیکر! عمران خان وہ لیڈر رہے جو 22 کروڑ پاکستانیوں کے دلوں کی دھڑکن بن کر پچھلے 26 سالوں سے عموماً اور پچھلے 7 مہینوں سے خصوصاً پاکستان کی گلیوں میں، پاکستان کے محلوں میں، پاکستان کے دیہات میں، پاکستان کے قصبوں میں، پاکستان کے شہروں میں، پاکستان کے صوبوں میں، پاکستان کی سڑکوں پر، پاکستان کے میدانوں میں صرف ایک ہی نعرہ لے کر اُٹھا ہے کہ:

میرے وطن کے باسیوں! جیو تو اس طرح جیو
کہ زندگی خراج دے دوا تمہیں سماج دے
یہ راستے کہ پیچ وخم بڑھو تو چوم لے قدم
ہر اک گھڑی کا پیار لو یہ معاشرہ سُدھار لو
یہ وقت کھو رہے ہو تم جو فصل بو رہے ہو تم
کسی کو کاٹنی بھی ہے یہ آگ چاٹنی بھی ہے
حواس کس کو دے دیے نہ اپنی نسل کے لئے
تباہیاں اُدھار لو یہ معاشرہ سدھار لو
صداقتوں کا ساتھ دو برائیوں کو مات دو
جہاد ہو ہر اک عمل ملے گا نیکیوں کا پھل
سبھی اگر سُدھر گئے تو سمجھو پار اُتر گئے
بَھلوں کا روپ دھار لو یہ معاشرہ سدھار لو

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج عمران خان اس وقت پورے پاکستان کے اندر یہی ideology لے کر، یہی سوچ لے کر 22 کروڑ پاکستانیوں کی نمائندگی کر رہا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس وقت پورے پاکستان میں نہیں پوری دُنیا کے اندر وہ مافیا، وہ establishment جو پاکستان کے اندر پاکستان کی 22 کروڑ عوام کو اپنا غلام بنانا چاہتی ہے، وہ international politics کرنے والے ہوں اور national politics کرنے والے ہوں اُن کی نظروں میں عمران خان اس وقت کانٹے کی طرح کیوں کھٹکتا ہے کہ اُس نے 22 کروڑ عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنی 22 کروڑ عوام کا غلام رہنا پسند نہیں کروں گا، میں اپنے 22 کروڑ عوام کو خوددار عوام بناؤں گا، میں اپنی

22 کروڑ عوام کو زندہ دل عوام بناؤں گا، میں اپنی 22 کروڑ عوام کو جرات مند قوم بناؤں گا، اُس کا قصور یہ ہے کہ اُس نے عالمی طاقتوں کے سامنے سر نہیں جھکایا، اُس کا قصور یہ ہے کہ اُس نے ملکی طاقتوں کے سامنے سر نہیں جھکایا، اُس کا قصور یہ ہے کہ اُس نے پاکستان کے اندر عوام کی حقیقی جمہوری آزادی کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر! آج آپ نے مسلم لیگ(ن) کا رویہ دیکھ لیا ایک طرف پوری دُنیا کے لوگ عمران خان کے ساتھ اظہار یکجہتی کر رہے ہیں دوسری طرف وہی بیگم صفدر کہ جس نے ارشد شریف کی شہادت کے اوپر بھی ذلت و رسوائی اور جگ ہنسائی کمائی تھی آج پچھلے دو دن سے Twitter سے لے Facebook تک print media سے لے کر electronic media میں یہی مسلم لیگ(ن) کی لیڈر شپ ہے کہ جو عمران خان کے اوپر قاتلانہ حملے کے بعد dirty politics کر رہی ہے وہ بھی ساری پاکستانی قوم دیکھ رہی ہے۔ یہ بھی تاریخ کا ایک حصہ ہے جب محترمہ کلثوم نواز کی وفات ہوئی تھی فیاض الحسن چوہان بھی اُس جنازے میں موجود تھا اور ہماری پاکستان تحریک انصاف کی قیادت بھی وہاں پر موجود تھی ہماری طرف سے یہ رویہ ہے لیکن ان کی dirty politics انہیں شرم سے ڈوب مر جانا چاہئے، آج یہاں پر بیٹھ کر کسی نے قرار داد کی مخالفت میں نہ کہا تو اُس کو چلو بھر پانی میں نہیں اُس کو بے غیرتی کے پانی کے اندر ڈوب مر جانا چاہئے اور اُس کو اس وقت یہاں پر نہیں بیٹھنا چاہئے شرم کے مارے یہاں سے باہر جانا چاہئے لیکن شرم ان کے پاس نہیں ہے نہ ان کی لیڈر شپ کے پاس ہے۔ میں آج اس floor کے اوپر جناب عمران خان کے اوپر جو قاتلانہ حملہ ہوا ایک تیسرے لیول کا اُن کا کارکن ہونے کے ناطے سے، ایک تیسرے لیول کا اُن کا سپاہی ہونے کے ناطے سے میں ایک message دوں گا ان اندرونی طاقتوں سے لے کر بیرونی طاقتیں کان کھول کر سن لو 22 کروڑ پاکستانیوں کا یہ نعرہ ہے کہ:

صلح ہو کہ جنگ ہو عمران خان کے سنگ ہو
سب ہمیں پسند ہے خون ہو کہ رنگ ہو

جناب سپیکر! یہ ہمارا نعرہ ہے یہ صرف نعرہ نہیں ہے یہ انشاءاللہ ہمارا عمل ہے۔ اپنی بات کو اختتام کی طرف لے کر جاتے ہوئے عمران خان وہ ہیرو ہے اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اُس کو

گولیاں مارنے کے بعد اُس کے عزم کو ختم کر دیا جائے گا پنجاب اسمبلی کے floor پر یہ آواز گونجی ہے کہ عمران وہ لیڈر، وہ قائد ہے کہ جس کا یہ نعرہ ہے کہ:

کِیا میں نے اُس خاک داں سے کنارا
جہاں رزق کا نام ہے آب و دانہ
حمام و کبوتر کا بُھوکا نہیں مَیں
کہ ہے باز کی زندگی زاہدانہ
جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا
لہُو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ
پرندوں کی دُنیا کا درویش ہوں مَیں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ

جناب سپیکر! انشاءاللہ عمران خان ان مسلم لیگ (ن) والوں کی بھی اور تیرا ان گیدڑوں کی جماعت پی ڈی ایم کی اس آل پاکستان لوٹ مار association کی سیاسی منجی ایسی ٹھوکے گا کہ یہ انشاءاللہ اُٹھنے کے قابل نہیں رہیں گے اور آخری بات میں اپنے قائد عمران خان کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کروں گا، عمران خان نے ثابت کیا ہے کہ:

وہ اور ہی ہوں گے کم ہمت، جو ظلم و تشدد سہہ نہ سکے
شمشیر و سناں کی دھاروں پر، جو رودادِ صداقت کہہ نہ سکے
یہ چشم فلک نے دیکھا ہے طاقت میں جو ہم سے بڑھ کر تھے
توحید کا طوفاں جب اٹھا، وہ مدِ مقابل رہ نہ سکے
اک جذبِ حصولِ مقصد نے، یوں حرص و ہوا سے پاک کیا
ہم ظلم کے ہاتھوں بِک نہ سکے، اور وقت کی رَو میں بہہ نہ سکے
جس بات سے تم نے رُوکا تھا اور دار پہ ہم کو کھینچا تھا
مرنے پہ ہمارے عام ہوئی، گو جیتے جی ہم کہہ نہ سکے

پاکستان زندہ باد، عمران خان زندہ باد۔ کون بچائے گا پاکستان، عمران خان، عمران خان۔

جناب سپیکر: جی، سید صمصام علی شاہ بخاری! ذرا مختصر بات کیجئے گا مہربانی کریں۔

سید صمصام علی شاہ بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج ملک جس دور سے گزر رہا ہے اور کل جو واقعہ رونما ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے الفاظ نہیں ملتے کہ اس واقعہ کی مذمت اور اس پر دکھ کا اظہار کس طرح کیا جائے، اس پر اپنے غم و غصہ پر قابو پاتے ہوئے اپنے آپ کو کیسے express کیا جائے، آج میں سوچ رہا تھا کہ عمران خان کا قصور کیا ہے؟ تو مجھے جو عمران خان کے قصور نظر آئے ہیں، جو ان ناعاقبت اندیشوں کو نظر نہیں آتے اور ان پر الزامات لگاتے ہیں، ان میں سے ایک قصور یہ ہے کہ انہوں نے اسلاموفوبیا کی بات کی، انہوں نے آقائے دوجہان حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس میں جو گستاخیاں کی جاتی ہیں اس پر UN جنرل اسمبلی میں بات کی جو کہ بہت سارے اندرونی اور بیرونی لوگوں کو اچھی نہیں لگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ he has become the voice of the voiceless people جن لوگوں کی آواز پاکستان میں دبا دی جاتی تھی جن لوگوں کی آواز کا گلا گھونٹ دیا جاتا تھا جن لوگوں کو بولنے کا حق نہیں دیا جاتا تھا عمران خان ان محروم اور مجبور طبقوں کی آواز بنا تو وہ سرمایہ داروں اور ایسے لوگوں کو پسند نہیں آئی کہ یہ ایسے لوگوں کی آواز کیوں بن رہا ہے کیونکہ وہ آواز 22 کروڑ عوام کی ہے وہ آواز صرف اشرافیہ کی نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ کل کتنا بزدلانہ اور مجرمانہ حملہ کیا گیا جس میں ہمارا ایک کارکن شہید بھی ہوا جو بھی اس واقعہ کے ذمہ دار ہیں ان کے سینے میں اگر دل ہو تو وہ دیکھیں کہ اس شخص کے بچے اپنے والد کی لاش پر کس طرح سے کھڑے رو رہے ہیں کیا آسمان نہیں دہل جائے گا کیا ان کا خدا اور اس لاش کا وہ خدا نہیں جو اوندھے منہ وہاں پر پڑی ہوئی تھی وہ شخص اپنے ملک کے اس قافلے کے ساتھ چلا تھا، اپنے قائد کے ساتھ چلا تھا جو ملک کو بچانے چلا تھا اور بار ہا کہا گیا کہ یہ پُرامن مارچ ہے بار ہا کہا گیا کہ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ الیکشن کروا دیں تاکہ لوگوں کی رائے عوام کے سامنے آ جائے، یہ بتائیں کہ ہم نے کہاں پر کوئی violence کی ہے؟ میں اس ملک کے ذمہ داروں سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی ہم نے یہ گھڑیاں دیکھی ہیں کہ لیاقت علی خان صاحب کو شہید کر دیا گیا اور اس کے محرکات آج تک پتا نہیں چل سکے، ذوالفقار علی بھٹو کا

judicial murder ہوا لیکن آج تک کسی کو پتا نہیں لگا اور افسوس کی بات یہ ہے کہ آج پیپلز پارٹی والے جمہوریت کے نام پر ان کے قاتلوں کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ مجھے یاد ہے محترمہ بینظیر بھٹو جس دن شہید ہوئیں وہ ایسا بدنصیب دن تھا کہ میں اس وقت لیاقت باغ میں ہی موجود تھا حکومت بھی پھر اس وقت پیپلز پارٹی کی آئی اور کہا گیا کہ یہ ایک شخص ہے، دو ہیں، تین ہیں اور چار ہیں۔ بینظیر بھٹو صاحبہ شہید ضرور ہو گئیں لیکن آج تک پتا نہیں چل سکا کہ وہ کون لوگ تھے کدھر سے آئے اور کدھر چلے گئے یہ تمام باتیں دبا دی گئیں اور کل پھر ایک مجرمانہ اور بزدلانہ سازش کی گئی، اس آدمی کو میں یہ یقین کے ساتھ کہتا ہوں میں ثناخوانی کا عادی نہیں ہوں بلکہ میں کم بولنے والا آدمی ہوں، میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں ان پاک ناموں کے نیچے بیٹھا ہوں کہ آپ یقین کیجئے کہ عمران خان اس وقت پاکستان کا لیڈر نہیں بلکہ امت مسلمہ کا لیڈر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کل یہ حملہ امت مسلمہ، جمہوریت، پاکستان اور عالم اسلام پر کیا گیا ہے۔ ہم پوری دنیا میں سفر کرتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ مہاتیر محمد صاحب کا نام کبھی لیا جاتا تھا انہوں نے بہت عزت کمائی لیکن آج کل اگر کوئی نام لیا جاتا ہے تو اس وقت صرف دو لیڈر طیب اردگان اور عمران خان کا نام لیا جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ پتا نہیں کس کس کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے اور جب بیرونی طاقتوں کو کھٹکتا ہے تو ان کے ایجنٹ یہاں پر بھی موجود ہیں اور وہ لوگ بھی یہاں پر موجود ہیں جو ہمیں بھکاریوں سے تعبیر کرتے ہیں وہ لوگ بھی یہاں موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ اگر ہم ان کی طرف نہیں دیکھیں گے تو ہمارا دانہ پانی بند ہو جائے گا اور یہ مذہب کارڈ کس پر استعمال کرتے ہیں آج تک مجھے پاکستان کی تاریخ کیا بلکہ عالم اسلام کی تاریخ میں بتا دیں کہ کوئی ایسا ایک لیڈر رہے جو مدینہ منورہ کی گلیوں میں ادب کی وجہ سے جا کر جوتا نہ پہنے کوئی ایک لیڈر ایسا بتا دیں اور وہ سنت پوری کرتا ہے۔ امام مالک نے مدینہ منورہ کی گلیوں میں 40 سال حدیث پڑھائی اور جب وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں چلتے تھے تو دیواروں کو پکڑ پکڑ کر چلتے تھے راستوں کے درمیان میں سے نہیں گزرتے تھے تو کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ اتنے بڑے فقیہہ ہیں، آپ دورہ حدیث پڑھاتے ہیں آپ اتنے بڑے عالم ہیں آپ کیوں گلیوں کے درمیان میں سے نہیں چلتے تو انہوں نے فرمایا کہ میری یہ جرات نہیں پڑتی کہ میں درمیان سے گزروں کہیں میرے پاؤں اس جگہ پر نہ آجائیں جہاں پر رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کے نعلین پاک لگے ہوں تو

اس سنت کو یاد رکھتے ہوئے عمران خان وہاں پر جوتی اتار کر گئے۔ اس وقت لوگ، نام نہاد سوشل میڈیا اور جو NGOs بنی پھرتی ہیں انہوں نے مذاق اڑایا کہ پاکستان کا وزیر اعظم وہاں جا کر ننگے پاؤں پھرتا ہے ان عقل کے اندھوں کو یہ نہیں پتا جو لوگ وہاں پر ننگے پاؤں پھرتے ہیں اس کے سروں پر پوری دنیا کا تاج بھی وہ عزت ان کو نہیں بخش سکتا کیونکہ جو تاج اور جو رحمت حضور اکرم ﷺ کے نعلین پاک میں ہے وہ دنیا کے کسی تاج میں بھی نہیں ہے تو یہ اس آدمی پر الزام لگاتے ہیں۔ ایک بات میں اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پتا نہیں میرا دل یہ کہتا ہے کہ 22 کروڑ عوام کی دعاؤں کے صدقے اس مرتبہ پتا لگے گا کہ اس کے پیچھے کون ہے؟ ہم نے دیکھا کہ کل ایک عجیب سی شکل کا آدمی جس کو طوطے کی طرح پڑھایا گیا ہے یہ اصل بات نہیں ہے میں کوئی ایسی بات نہیں کرتا آپ کا حکم ہے کہ میں اپنی بات کو مختصر کروں تو میں اپنی بات کو مختصر ہی کروں گا لیکن انارکی اور انتشار پھیلانے والی بات میں نہیں کروں گا یہاں پر تمام learned persons بیٹھے ہیں، میں یہاں پر بیٹھے ہر شخص کو on the both side of the House چاہے وہ شخص divide کے اس طرف ہے یا اُس طرف ہے دعوت دیتا ہوں کہ وہ انارکی اور خانہ جنگی کی تاریخ پڑھ لے۔ خدانخواستہ خاکم بدہن صد بار خاکم بدہن جب یہ خانہ جنگی کی تحاریک شروع ہوتی ہیں تو پھر یہ رُکتی نہیں ہیں پھر کوئی بھی محفوظ نہیں رہتا۔ سب سے پہلے دولت مند اور ثروت والے جو سمجھتے ہیں کہ ہم تماشہ دیکھ رہے ہیں پھر ان کی بستیاں بھی جلتی ہیں صرف غریبوں کے گھر برباد نہیں ہوتے صرف اللہ کے نام لیوا لوگوں کے گھر برباد نہیں ہوتے بڑے بڑے محل بھی گرتے ہیں۔ میں پاکستان کے تمام لوگوں کو کہتا ہوں کہ خدا کے واسطے اس سیاست کو سیاست سمجھیں اس کو خونی نہ بنائیں ہم اس سیاست کو خونی نہیں بنانا چاہتے ہم پرامن سیاست کرنا چاہتے ہیں۔ آج جو ایک پریس کانفرنس ہوئی جو کہ انتہائی دل کو تکلیف دینے والی تھی میں ارباب اقتدار سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جس آدمی پر ماڈل ٹاؤن میں درود شریف پڑھنے والے بے گناہ لوگوں کا خون ہو کیا اس کو وزیر داخلہ ہونا چاہئے۔ فیصل چودھری صاحب اور دوسرے فیصل آباد کے لوگ بھی یہاں پر بیٹھے ہیں اُس طرف بھی فیصل آباد کے ممبران یہاں پر بیٹھے ہوں گے تو کوئی آدمی حلف دے کر بتائے کہ جو وہاں پر قتل ہوئے بلکہ قتل نہیں شہید ہوئے میں قتل کا لفظ غلط کہہ رہا ہوں وہ لوگ وہ تھے جو عید میلادالنبی ﷺ کے جلوس میں شریک تھے جب ان کو شہید کیا گیا تو وہ قاتل بھاگ کر کس کے ڈیرے پر گئے تھے اور آج وہ وزیر داخلہ بنے بیٹھے ہیں اور پھر اس طرح کی باتیں

کر رہے ہیں؟ فتنے کا لفظ کیا ہوتا ہے صرف فتنے کے لفظ پر اس شخص پر کارروائی ہونی چاہئے۔ اس کو پتا ہے کہ فتنے کا لفظ کیا کہتا ہے اور دو دن پہلے وہ کہتا ہے کہ فتنے کا لفظ کہہ کر اور حالانکہ پتا نہیں کہ فتنہ کون ہے، فتنے کا لفظ کہہ کر کہتا ہے کہ betterیہ ہے کہ ابھی کچلا جائے اب اس سے زیادہ بڑی دھمکی کیا ہو گی اب اس سے زیادہ صاف بات کیا ہو گی اور پھر دو دن کے بعد دو ایسے ٹویٹ آتے ہیں جن میں واضح اشارے ہیں یہ کس کو دھوکا دینے کی کوشش کر رہے ہیں؟ خدارا اس ملک کے ارباب اقتدار یہ سوچیں کہ جس کرسی پر جس شخص کو بٹھایا جا رہا ہے کیا وہ شخص اس کرسی کے قابل ہے؟ کیا کوئی وزیر داخلہ ایسا ہونا چاہئے جس پر ایک نہیں بلکہ multiple قتل کے الزامات ہوں، کیا آج تک ماڈل ٹاؤن کے شہداء کو انصاف مل چکا ہے، کیا آج تک جو لوگ فیصل آباد میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شہید ہوئے ہیں ان کے قاتلوں کا پتا لگ چکا ہے، کیا اقلیتیں اور خصوصاً حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا اور پنجتن پاک کا نام لینے والوں کے ساتھ جو اس شخص کے حواریوں نے کیا، کیا آپ وہ بھول گئے ہیں؟ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ لوگ اتنی سی زندگی کے لئے کیا کچھ کرتے ہیں حالانکہ مجھے یہ نہیں پتا کہ سپیکر صاحب کہ میں یہ تقریر کر تا کرتا یہاں پر بیٹھ بھی سکوں گا یا نہیں میرے اللہ نے میرے لئے کتنا وقت رکھا ہوا ہے مگر میں یہ ضرور چاہوں گا کہ میری جب بھی موت آئے مجھے غلامی آقائے دو جہاں اور غلامی اہل بیت میں آئے اور جب میرا حشر ہو تو وہ حسینؓ کے ساتھ ہو وہ یزید کے ساتھ نہ ہو۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ہمارا حشر حسینؓ کے ساتھ ہو یزید کے ساتھ نہ ہو۔ اُس وقت بھی جب نواسہ رسول ﷺ کو شہید کیا گیا تھا تو اس وقت بھی فسطائی قوتیں کچھ کہتی تھیں ہم حسینؓ کے ماننے والے ہیں اور حسینؓ کے ماننے والے راہ حق پر چلیں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ اسی اسوہ حسنہ پر چلیں گے اور حق کی بات کریں گے اور جب ہمارا وقت آیا تو ہم معاف کرنے والے ہیں۔ ہم اس نبی ﷺ کے ماننے والے ہیں جو سر اُتارنے پر یقین نہیں رکھتے، ہم اُسی نبی ﷺ کے ماننے والے ہیں جو صلہ رحمی پر یقین رکھتے ہیں جو اس پر یقین رکھتے ہیں کہ ان کو معاف کر دو مگر میں پاکستان کے تمام لوگوں کو ہاتھ باندھ کر کہتا ہوں کہ اللہ کے واسطے یہ ملک خداداد پاکستان آپ کو لا الہ الا اللہ کے نام پر ملا تھا اور قائداعظم نے یہ ملک بہت مشکلوں سے حاصل کیا تھا اس کو سنبھالو یہ ملک آپ کے لئے مشترک ہے اور جو چیز بُری ہے اس کو بُرا کہو جو اچھی ہے اس کو اچھا کہو یہی ملک کی خدمت ہے، یہی جمہوریت کی خدمت ہے اور میں آخر میں ایک اور عرض کر دوں لوگ کہتے ہیں کہ باہر سے کچھ ہو گیا ہو گا یہ ہو گیا ہو گا وہ ہو گیا

ہو گا۔میں لمبی بات نہیں کرنا چاہتا پہلے چوہان صاحب اور چودھری صاحب نے بہت اچھی باتیں کیں اور راجہ صاحب نے اسے open کیا۔یہ کہتے ہیں کہ کوئی باہر سے آ گیا اور مخمصے میں ڈالنے کی بات کرتے ہیں لیکن میں گزارش کرتا ہوں کہ بقول احمد فراز:

میری بستی سے پرے بھی میرے دشمن ہوں گے
پر یہاں کب کوئی اغیار کا لشکر اترا
آشنا ہاتھ ہی اکثر میری جانب لپکے
میرے سینے میں ہمیشہ میرا خنجر اترا

(نعرہ ہائے تحسین)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: بہت خوب۔جناب علی اختر ایک رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 21-2020 اور 2022 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب علی اختر: جناب سپیکر!میں تحاریک استحقاق نمبر 6، 12 اور 16 بابت سال 2020، تحریک استحقاق نمبر 13 بابت سال 2021 اور تحاریک استحقاق نمبر 5، 13 بابت سال 2022 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: رپورٹیں پیش ہوئیں۔میرے پاس جو نام آئے ہیں ان کے مطابق اب محترمہ نیلم حیات ملک کی باری آتی ہے، ان کے بعد محترمہ شاہینہ کریم پھر ملک ظہیر عباس کھوکھر کی باری آئے گی۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میں نے بھی اپنا نام بھیجا تھا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی چٹ ابھی میرے پاس پہنچی ہے۔ جس ترتیب سے چٹیں آئی ہیں میں نے اسی حساب سے باری بنائی ہے۔جی، محترمہ نیلم حیات ملک!

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں کوشش کروں گی کہ میری تقریر مختصر ہو ہم خان صاحب پر بزدلانہ حملے کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور ہمسائے میں جو لوگ بیٹھے ہیں اور بار بار اٹھ کر پوائنٹ آف آرڈر پوائنٹ آف آرڈر کر رہے ہیں یہ خدا کے لئے آج کے دن کے لئے تو چپ کر جائیں۔ انسان کا سر تھوڑی دیر شرم سے جھک جاتا ہے ان میں تو اتنی شرم نہیں ہے کہ یہ تھوڑی دیر کے لئے اپنا سر جھکا لیں یہ بار بار پوائنٹ آف آرڈر کے لئے کھڑے ہو رہے ہیں۔ کس چیز کا پوائنٹ آف آرڈر؟ تم ایک ایسے بندے کو مارنے چلے ہو جو پاکستان کا خیر خواہ ہے اس ملک کا خیر خواہ ہے، وہ اللہ کے نام سے بات شروع کرتا ہے، وہ مدینے کی گلیوں میں جس طرح پھرتا ہے۔ شرم کرو! کیا تم لوگ اس کے پائے کے ہو کہ تم بار بار کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر بولتے ہو؟

جناب سپیکر! خان صاحب جو اس حملے میں بچ گئے اس میں ان کے پیچھے ان کی مرحوم والدہ شوکت خانم کی دعائیں ہیں، ان کے پیچھے پوری عوام، پورے پاکستان، پوری دنیا کے لوگوں کی دعائیں ہیں۔ یہ خان صاحب کو کیا ماریں گے؟ میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ خان صاحب کے دو بڑے قصور ہیں جن کی وجہ سے یہ لوگ ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑے ہیں۔ عمران خان نے ان کی چوریاں پکڑیں اور پوری دنیا کو بتایا کہ یہ کس طرح چوریاں کرتے ہیں یہ پوری دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے اور یہ دنیا میں منہ چھپاتے پھرتے ہیں لیکن لوگ ان کو منہ بھی نہیں چھپانے دیتے۔ خان صاحب پر قاتلانہ حملے کے بعد جس طرح کے remarks مریم نواز اور مریم اورنگ زیب نے دیئے میں کہتی ہوں کہ ان دونوں کے لئے شرم سے ڈوب مر جانے کا مقام ہے۔ میرے بھائی چودھری ظہیر الدین نے جو ابھی کہا کہ خان صاحب کے لئے دعاؤں کے لئے ہاتھ اٹھتے ہیں میں ان کی اس بات کو نہ صرف second کرتی ہوں بلکہ میں آپ کو وہ والی دعا بتا کر اپنی بات ختم کرتی ہوں اور خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں نے خود لوگوں کو یہ دعا کرتے سنا کہ اے اللہ عمران خان کو پاکستان کے سر پر سلامت رکھنا، اے اللہ! PDM کے بندے بندے کو نیست و نابود فرما اور ان اداروں کے لوگوں کو نیست و نابود فرما جو پاکستان کو کھا گئے اور جن اداروں نے پاکستان کو کمزور کر دیا اللہ ان کو بھی نیست و نابود فرما۔ میں آخر میں صرف ایک شعر پڑھوں گی:

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، اب محترمہ شاہینہ کریم بات کریں گی، ان کے بعد ملک ظہیر عباس کھوکھر بات کریں گے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کل جو حملہ ہوا وہ ایک فرد یا کچھ افراد کا کچھ افراد پر حملہ نہیں تھا بلکہ یہ ایک فسطائیت اور فاشزم کی سوچ کا حقیقی آزادی اور حقیقی تبدیلی کی سوچ پر حملہ تھا۔ یہ ایک بہت گہری سازش ہے اس کے ڈانڈے بہت دور تک جاتے ہیں۔ کل جو مقدس خون گرا وہ صرف زمین پر نہیں گرا بلکہ پاکستانی قوم کے دلوں میں گرا ہے اور وہ خون پاکستانی قوم کی رگوں میں اترا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس سوچ اور جذبے کی حرارت جو اس حقیقی آزادی کی تحریک کے پیچھے کارفرما ہے یہ حرارت انشاءاللہ پوری قوم میں آپ کو محسوس ہو گی۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ عمران خان اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ایک دفعہ پہلے بھی وہ اسی سازش کا شکار ہوئے تھے اور اللہ نے ان کی جان بچائی تھی اب ایک دفعہ پھر وہ اس سازش کا شکار ہوئے لیکن اللہ نے ان کی جان بچائی جس پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس حملے کی مذمت بھی کرتے ہیں۔ اس نوجوان نے، اس بوڑھے جوان نے مٹی کا وہ قرض اتارا جو اس پر واجب بھی نہ تھا اور اب یہ قرض اس کے کندھوں سے اتر کر پوری قوم پر آ چکا ہے۔ اب پوری 22 کروڑ عوام اس کی مقروض ہو چکی ہے اور اس قرض کو اتارنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ اس حقیقی آزادی کی تحریک کا اس حقیقی تبدیلی کی تحریک کا پرزور حصہ بن جائیں۔ ہم پورے جوش و خروش کے ساتھ اس کا حصہ بنیں۔

جناب سپیکر! ایک نسل کو قربانی دینا پڑتی ہے، ایک نسل نے قائداعظم کے ساتھ مل کر قربانی دی تھی اور تحریک پاکستان میں ہم نے پاکستان حاصل کیا تھا لیکن ہم تعمیر پاکستان نہ کر سکے بد قسمتی سے 70 سال اس طرح کے مافیاز ہم پر قابض رہے کہ ہم تعمیر پاکستان نہ کر سکے۔ اب تعمیر پاکستان کی تحریک کو عمران خان لے کر کھڑا ہے، مجھے فخر ہے کہ میں اس نسل کا حصہ ہوں جو عمران

خان کی اس تحریک کا حصہ ہے۔میں نے اپنے بچوں سے یہ کہا ہے کہ میرے بعد تم پر یہ قرض ہو گا اور یہ ایک نسل نہیں اتارے گی بلکہ جتنی نسلوں کو بھی اتارنا پڑے گا انشاء اللہ ہم عمران خان کا یہ قرض اتاریں گے۔ عمران خان تم ڈٹے رہنا، عمران خان تم سلامت رہو، پوری قوم تمہارے ساتھ ہے، یہ مائیں، بہنیں، بیٹیاں ہمارے بچے تمہارے ساتھ ہیں۔ہم تم پر قربان، ہمارے بچے تم پر قربان۔ پاکستان زندہ باد۔(محترمہ اس مرحلہ پر آبدیدہ ہو گئیں)(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ملک ظہیر عباس کھوکھر!

ملک ظہیر عباس: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي *وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي* وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي* يَفْقَهُوا قَوْلِي۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جناب سپیکر! کل 3۔نومبر کا دن پاکستان کی تاریخ کا سیاہ ترین دن تھا۔ یہ دن ہمیں صدیوں یاد رہے گا اور سیاہ دن کے ساتھ ساتھ اس دن نے ہمیں message بھی دیا ہے۔ وہ message کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں انسانیت کے لئے message دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں کہتے ہیں کہ اے انسان اے سپر پاورز ایک چال تم چلتے ہو اور ایک چال میں اللہ چلتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی حوالے سے آیت ہے وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ. اور میں اللہ بہترین چالیں چلنے والا ہوں۔ میں ان قوتوں کو دعوت دیتا ہوں جو قوتیں اللہ کے ساتھ ٹکرانے کی کوشش کرتی ہیں جو اللہ کے معاملات میں دخل دینے کی کوشش کرتی ہیں۔ وہ 3۔نومبر کا دن دیکھیں جب نہتے عمران خان اور ان کے ساتھیوں پر گولیاں چلائی گئیں لیکن عمران خان اور ان کے ساتھی محفوظ رہتے ہیں۔ یہ آج کی پلاننگ نہیں تھی بلکہ عمران خان اور اس کے نظریئے کو eliminate کرنے کے لئے بہت سالوں سے یہ پلاننگ کی گئی ہے۔اس پر غلام امپورٹڈ حکومت اور ان کے آقا جو بیرون ملک بیٹھے ہیں وہ script لکھ کر ان کو دیتے ہیں اور بین الاقوامی سطح پر یہ سازشیں تیار

ہوتی ہیں۔ جب کسی محبوب قائد پر قاتلانہ حملہ ہوتا ہے تو اس وقت پوری دنیا کے شیطان، وہ لوگ جو انسانوں کو غلام بنانا چاہتے ہیں، جو انسانوں کو control کرنا چاہتے ہیں، جو لوگوں کی آزادی ختم کرنا چاہتے ہیں، جو لوگوں کی خود مختاری کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور ان کی نسلوں کو غلام بنانے کی کوشش کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ دکھایا ہے کہ تم جو مرضی planning کر لو میں اللہ بہت بڑا بچانے والا ہوں۔ کل جس طرح سے گولیوں کی بوچھاڑ اور بارش ہوئی تو اُس وقت بیرون ملک اور اندرون ملک بہت ساری قوتیں اس کو دیکھ رہی ہوں گی لیکن میرے اللہ کی یہ شان ہے کہ ان کی تمام تر کوششوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے عمران خان اور ان کے ساتھیوں کو محفوظ رکھا۔ میں مرحوم معظم گوندل کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کیا ان کا دل پتھر کا ہے اور کیا ان کا دل روتا نہیں ہے؟ جب معظم گوندل کے بچے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اپنے بابا کو اُٹھا رہے تھے، اُوپر گولیاں چل رہی تھیں اور وہ بچے گولیوں کی پرواکئے بغیر اپنے بابا کو اُٹھا رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ بابا اُٹھو۔ یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ کیا غلامی کرنا پاکستان کے لوگوں کے مقدر میں لکھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ 70،80 اور 90 کی دہائی کے دن گزر گئے اور اب 2022 ہے۔ اب ہمارے ملک پاکستان کے لوگ تعلیم یافتہ ہیں اور عمران خان نے ان کو awareness دے دی ہے۔ عمران خان نے ان کو وہ ذہنی آزادی دے دی ہے جو کہ 1947 کے بعد ہم سے چھین لی گئی تھی۔ پاکستان جغرافیائی طور پر تو آزاد تھا لیکن لوگوں کی ذہنی آزادی کو غلامی میں تبدیل کیا گیا اور پے در پے ایسی حکومتیں آئیں کہ جنہوں نے پاکستان کی حقیقی آزادی کو سلب کر دیا۔

جناب سپیکر! آج میں بتانا چاہتا ہوں اور یہ میرا دعویٰ ہے کہ یہ جو مرضی کر لیں عمران خان نے اس قوم کو حقیقی آزادی کی sense دے دی ہے۔ عمران خان نے قوم کو حقیقی آزادی اور حقیقی عشق کا وہ جذبہ دے دیا ہے جو کہ حضرت بلالؓ کو حضرت محمد ﷺ نے قوتِ عشق حقیقی کا جذبہ عطا کیا تھا۔ کافر حضرت بلالؓ کو کوڑے مارتے تھے لیکن ان کی زبان سے احد، احد اور احد کے الفاظ ادا ہو رہے تھے۔ آج یہ قوم حقیقی آزادی حاصل کرنے کے لئے تیار ہو چکی ہے۔ آج یہ قوم "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے کلمہ کے نیچے متحد ہو چکی ہے اور اپنی حقیقی آزادی کی خاطر بیدار ہو چکی ہے۔ آج اس قوم کو awareness مل چکی ہے۔ آج یہ حکمران پیچھے رہ گئے ہیں اور قوم

آگے نکل چکی ہے۔ آج میں دیکھتا ہوں کہ یہ کس طرح سے ہماری حقیقی آزادی کی تحریک کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج ہمارے ضمیر زندہ ہیں اور شعور اُجاگر ہو چکے ہیں۔ آج ہماری پرواز بلند ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد اس قوم کو بیدار کرنے میں عمران خان کا بہت بڑا کردار ہے۔ میں آخر میں یہ کہوں گا کہ:

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے، شاہیں کا جہاں اور
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کُشائی

جناب سپیکر! میں عمران خان کے حوصلے کو داد دیتا ہوں کہ وہ اب بھی ہمیں کہہ رہا ہے کہ "**ان اللہ مع الصابرین**" وہ کہہ رہا ہے کہ صبر کا دامن مت چھوڑو کیونکہ یہ ملک، فوج اور ادارے ہمارے ہیں۔ ہم نے ان اداروں کو مضبوط کرنا ہے۔ ہم نے ان حکمرانوں سے نجات حاصل کرنی ہے جو کہ بیرونی قوتوں کو مانتے ہیں اور جو ان شیطانی قوتوں کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ یہ گدھ ہیں جو کہ مرے ہوئے جانور کا گوشت کھاتے ہیں۔ وفاق میں بیٹھے ہوئے حکمران گدھ ہیں۔ ان کے پاس بوٹ چاٹنے کے علاوہ کوئی اور کام نہیں ہے۔ ہم نے یہ پختہ عزم کیا ہوا ہے کہ قائداعظم محمد علی جناحؒ کے فلسفے کے مطابق ہم عمران خان کی قیادت میں پاکستان کو ایک مضبوط ملک بنائیں گے۔ **وماعلینا الا البلاغ**

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: اب ملک احمد خان بھچر بات کریں گے اور ان کے بعد محترمہ سعدیہ سہیل رانا بات کریں گی۔

جناب احمد خان: جناب چیئرمین! کل جو واقعہ رُونما ہوا ہے میں اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں۔ میں اپنی تقریر کو دو حصوں میں تقسیم کروں گا۔ عمران خان جو کہ ہمارے قائد ہیں میں ان کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے یہاں پر ایک بات ضرور کروں گا کہ کل ان پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے

لیکن اس کے بعد بھی وہ بہت determined تھے اور قوم کا مورال اس کی وجہ سے بہت بڑھا ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ عمران خان نے اپنے سیاسی سفر کا آغاز کہاں سے کیا تھا۔ عمران خان نے 1996 سے اپنے سیاسی سفر کا آغاز کیا تھا۔1997 کے الیکشن میں ان کا انتخابی نشان "لیمپ یعنی چراغ" تھا۔اس الیکشن میں ان کو کوئی seat حاصل نہیں ہوئی تھی۔ سال2002میں عمران خان میانوالی سے صرف ایک seat حاصل کرتا ہے۔اُس وقت یہ NA-55 کی seat تھی اور پھر درمیان میں ایک gap آ جاتا ہے۔2008 کے الیکشن کا پاکستان تحریک انصاف بائیکاٹ کرتی ہے اور اُس وقت یہ سمجھا جا رہا تھا کہ عمران خان کی جماعت ختم ہو چکی ہے لیکن عمران خان اپنی جدوجہد جاری رکھتا ہے اور سال 2013 کے الیکشن میں اپنی جماعت کو revive کرتا ہے۔ایک صوبے میں تحریک انصاف کی حکومت بن جاتی ہے اور صوبہ پنجاب میں تحریک انصاف نے صوبائی اسمبلی کی تقریباً28 سیٹیں حاصل کی تھیں۔ان جیتنے والوں میں آپ اور میں بھی شامل تھے۔اسی طرح صوبہ پنجاب میں MNA کی 6 سیٹیں تحریک انصاف نے حاصل کی تھیں۔جو آدمی سچا ہوتا ہے اور سچ کی طرف گامزن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے عمران خان سال 2018 میں وزیر اعظم پاکستان بن جاتے ہیں۔اس ملک کی جو پچاس سالہ پرانی سیاسی جماعتیں ہیں ان کی طرف سے ہمیشہ یہ کہا جاتا رہا کہ یہ کسی کے اشارے پر آئے ہیں اور پھر9اور 10۔اپریل کی ایک رات regime change ہوتا ہے۔چونکہ وقت کم ہے اس لئے میں اپنی بات کو sum up کروں گا۔اس کے بعد یہ سمجھا گیا کہ عمران خان کی سیاست اب ختم ہو گئی ہے۔عمران خان اپنے ساڑھے تین سالہ دورِ حکومت میں نہ صرف ایک قومی لیڈر بن کر اُبھرے بلکہ وہ اُمتِ مسلّمہ کے بھی لیڈر بن گئے ہیں۔ آپ کو ان کی international forums پر کی گئی تقاریر یاد ہوں گی۔انہوں نے گستاخِ رسول ﷺ کے خاکوں پر بہت زیادہ reaction show کیا۔انہوں نے مدینہ شریف کے دورے کئے اور حضرت محمد ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضریاں دیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دی ہے۔ آج پورا پاکستان عمران خان کی آواز بن چکا ہے۔میں یہ وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ عمران خان پر قاتلانہ حملہ کرنے،ان پر physically اور لفظوں سے حملہ کرنے کو پاکستان کے لوگ اپنی

ذات پر حملہ سمجھتے ہیں۔میں یہ کہوں گا کہ اللہ نہ کرے کل عمران خان کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی۔ان کو 9اور 10۔اپریل کی درمیانی شب سیاسی طور پر ختم کرنے کی کوشش کی گئی جب ایک regime changeکا منصوبہ بنایا گیااور اس سے یہ سمجھا گیا کہ اب عمران خان کی سیاست ختم ہو چکی ہے۔موجودہ حکمران کہتے ہیں کہ اب عمران خان کی بیساکھیاں ہمارے پاس آگئی ہیں لہذا اب عمران خان دوبارہ survive نہیں کر سکے گا۔عمران خان چونکہ ایک سچا انسان ہے اس لئے جب وہ باہر سڑکوں پر نکلا تو پورا پاکستان ان کے ساتھ نکل پڑا۔جب ان کو یہ پتا چل گیا کہ عمران خان ہمارے قابو میں نہیں آتا تو کل ایک بہت ہی شرمناک حرکت ہوئی۔میں اس سلسلے میں آپ کے توسط سے پاکستان کے تمام مقتدر اداروں اور سیاسی اداروں کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی مذاق ہے۔اس ملک میں جو چیزیں چلی آرہی تھیں لیکن جناب عمران خان کے ساتھ پاکستانی عوام کی جو وابستگی ہو چکی ہے میرے خیال میں یہ ان کی سوچ سے بھی زیادہ ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب عمران خان ایک سیاسی لیڈر ہیں لیکن جناب عمران خان اس ملک کے ایک پسندیدہ بیٹے بھی ہیں اور لوگوں کے پسندیدہ بھائی بھی ہیں۔ہزاروں مائیں، بہنیں اور باپ اُن کے لئے روزانہ دعائیں کر رہے ہیں۔اس ملک کو اگر بچانا ہے تو جناب عمران خان کو بچالو کیونکہ جناب عمران خان کے بغیر یہ ملک نہیں بچ سکتا اور میں اس مقدس ایوان میں on the record یہ بات کر رہا ہوں کہ اس وقت جناب عمران خان کو بچانا اس پورے پاکستان کا فرض ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! انہوں نے کل ہمارے ساتھ جو trailer کیا ہے ان کو اس trailer کا جواب trailer میں ہی مل رہا ہے۔ادھر سے بھی trailer چل رہا ہے، full episode ادھر سے بھی ابھی نہیں چلا۔اگر ہماری سینئر قیادت کل اس ملک کے لوگوں کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش نہ کرتی تو پتا نہیں آج اس ملک میں کیا ہو جاتا۔میں بار بار ایک ہی بات repeat کروں گا کہ میں ذمہ دار لوگوں سے مطالبہ کر رہا ہوں کہ اس واقعہ کی صاف اور شفاف تحقیق ہونی چاہئے اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں اس سے پہلے بھی سیاسی لیڈروں کے ساتھ ایسے واقعات ہو چکے ہیں۔اس ہاؤس میں جناب عمران خان کے بارے میں بڑی سچی اور کھری باتیں کی گئی ہیں میں اگر اُن باتوں پر شروع ہو جاؤں گا تو میرے پاس بہت زیادہ مواد ہے جس پر آدھا گھنٹہ یا ایک گھنٹہ بھی لگ سکتا ہے۔بات یہ ہے کہ جناب عمران خان اس وقت اس ملک پاکستان کی ضرورت ہے اور کوئی بھی بندہ

اُس وقت ضرورت بنتا ہے جب پورا ملک، پورا خطہ اور پورا علاقہ اُس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جناب عمران خان کی جان کی حفاظت اس ملک کی حفاظت اور مسلم اُمہ کی حفاظت جتنی ضروری ہے۔ میں کل سے اپنی حریف جماعتوں کی پریس کانفرنسز سُن رہا ہوں تو جو لوگ اپنے آپ کو top leader کہتے ہیں اُن کی سنجیدگی آپ خود دیکھ لیں اُنہیں سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ اس ملک کے ساتھ ہو کیا رہا ہے؟ ایک ایسا لیڈر جس کے ساتھ چالیس چالیس، پچاس پچاس ہزار لوگ بیس بیس، تیس تیس کلو میٹر پیدل چل رہے ہیں آپ اُن کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ ہم اُس کو فلاں جیل میں ڈال دیں گے۔ یہ ہمارے ساتھ بات نہیں کرنا چاہتا تھا تو ہم اس کے ساتھ یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے۔ بات یہ ہے کہ جناب عمران خان کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ ملک میں صاف اور شفاف الیکشن کروایا جائے۔ آپ الیکشن کا اعلان کریں جناب عمران خان آپ کے ساتھ الیکشن لڑنے کے لئے تیار ہے۔ آپ لوگ جناب عمران خان کے صرف ایک ہی مطالبے کو سائیڈ پر رکھ کر اُس کی جان کے درپے ہو گئے ہیں۔ آج جناب عمران خان اکیلے نہیں ہیں پورا پاکستان اس وقت عمران خان بن چکا ہے اور یہ سب ان کی حماقتوں کی وجہ سے ہوا ہے کیونکہ یہ جناب عمران خان کو جتنا دبانے کی کوشش کرتے ہیں اگلے دن ہی اللہ کی ذات جناب عمران خان کو اُتنا ہی اوپر لے کر چلی جاتی ہے کیونکہ اللہ کی ذات اُس کے ساتھ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں کسی کو criticize نہیں کروں گا میں صرف اتنی بات کروں گا کہ یہ خود دیکھ لیں کہ یہ اپنے کس انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں اور جناب عمران خان اپنے کس آغاز کی طرف بڑھ رہے ہیں؟ کل کے واقعہ کے بعد آپ بھی اور میں بھی شوکت خانم ہسپتال میں موجود تھا میں یہ بات حلفاً کر رہا ہوں کہ میں شوکت خانم ہسپتال کے walk-in clinic سے نکلا تو وہاں تین چار مریض بچے بیٹھ کر جناب عمران خان کے لئے دعا کر رہے تھے جب میں نے اُن سے پوچھا تو اُن بچوں کے باپ نے مجھے بتایا کہ عمران خان ہمارے دلوں میں بستا ہے کیونکہ میرے یہ دو بچے اللہ کے بعد جناب عمران خان کی وجہ سے ٹھیک ہوئے ہیں۔ ایک بندے کے پیچھے اتنی دعائیں ہیں اور آپ اُس کو crush کرنے چلے ہیں جس کو اللہ نہیں crush کرے گا آپ اُس کو کیسے crush کر سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین! اگر آپ تھوڑا پیچھے جائیں تو ان کی سیاست کی بنیاد یہ ہے کہ لیڈر کے آنے کے لئے vacuum پیدا کیا جائے اور اُس vacuum کے بعد ڈرائنگ روم کے سیاستدان آکر اپنی dirty politics شروع کریں۔ میں دوبارہ متنبہ کرتا ہوں کہ پورا پاکستان عمران خان بن چکا ہے اور آپ پورے پاکستان کو قتل یا شہید نہیں کر سکتے لہذا آپ نے ہمیں یہ جو ایک چھوٹا سا trailer دکھایا ہے آپ اس حرکت سے باز رہیں، نہیں تو پورا پاکستان جناب عمران خان کی حفاظت کرے گا۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کل ایک بہادر لیڈر پر بُزدلانہ حملہ ہوا۔ بے شک اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ مارنے والے سے بچانے والا بہت بڑا ہے۔ میرے سب بہن بھائیوں نے میرے لیڈر کے حوالے سے بہت خوبصورت گفتگو کی اور جناب احمد خان نے صحیح کہا کہ اگر ہم اپنے لیڈر کے بارے میں بات کرنا شروع کریں تو اجلاس کا ٹائم ختم ہو جائے گا لیکن ہماری گفتگو ختم نہیں ہو گی۔ ہم جناب عمران خان سے نہ ہی کسی ذاتی مفاد کی خاطر منسلک ہیں، نہ ہی کسی عہدے کی وجہ سے اُن سے منسلک ہیں ہم اُن سے صرف اُن کے نظریئے کی وجہ سے محبت کرتے ہیں۔ ہم اُن سے اُن کی اُس محبت کی وجہ سے محبت کرتے ہیں جو محبت وہ میرے پیارے ملک پاکستان کے لئے رکھتے ہیں۔ ہم اُن کے اُن جذبوں کی قدر کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بچوں کے مستقبل کے لئے پچھلے 26 سال سے انتھک محنت کر رہے ہیں۔ وہ اس پاک وطن کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں اور یہ وہ ملک ہے جو رسول کریم ﷺ کی فرمائش پر بنا تھا اور جس کو بنانے کے لئے لاکھوں انسانی جانوں نے قربانی دی تھی لیکن اس ملک کو سالہا سال سے چور اور ڈاکو لوٹ کر کھائے جا رہے ہیں۔ میں اس حقیقی آزادی مارچ میں پہلے دن سے جناب عمران خان کے ساتھ رہی تو میں کچھ مناظر آپ کے ساتھ share کرنا چاہتی ہوں۔ میں دو دن پہلے جناب عمران خان کے ساتھ اُن کے کنٹینر پر تھی، میں نے بہت سارے دھرنے اور جلوس attend کئے حتیٰ کہ میں وزیرستان تک بھی گئی لیکن میں نے جناب عمران خان کے لئے لوگوں کی محبت اور جنون اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ہم جن شہروں سے گزرتے تھے لوگ اپنے گھروں کی چھتوں پر کھڑے

ہو کر اور خواتین چھوٹے چھوٹے بچے لے کر اپنے دامن اُٹھا کر جناب عمران خان کے لئے دعائیں دیتی دیکھی ہیں۔ جناب عمران خان کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے میں نے لوگوں کو گھنٹوں کھڑے رہا دیکھا ہے۔ یہ کوئی عام آدمی ہے، یہ کوئی عام سیاستدان ہے کہ یہ اُس سے مقابلہ کرتے ہیں؟ میں چیلنج کرتی ہوں کہ جناب عمران خان کے علاوہ یہ اپنے آپ کو جتنی لیڈر شپ کہلواتی ہے یہ گارڈز کے بغیر عوام میں جا کر تو دیکھیں ان کو اپنی مقبولیت کا بھی اندازہ ہو جائے گا اور عوام کے دلوں میں ان کے لئے جو محبت ہے وہ بھی نظر آجائے گی۔ میرا لیڈر کہتا ہے کہ میں اپنی جان کے خطرے کے پیش نظر اپنے آگے bullet proof mirror لگالوں اور میرے لوگ جو کھلے سینوں کے ساتھ میرے آگے آگے چل رہے ہیں میں اُن کو ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دوں؟ ایک جسم کو تو گولی لگ سکتی ہے لیکن ایک سوچ، ایک نظریے اور ایک جنون کو کوئی گولی نہیں روک سکتی۔ یہ جتنا بڑا attack کرتے ہیں چاہے 25۔ مئی کا واقعہ ہو جس میں انتہا کی gas shelling کر کے انہوں نے ڈرانے کی کوشش کی لیکن لوگوں میں جنون اُس سے بھی بڑھ کر آتا ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے جب لبرٹی چوک سے یہ مارچ شروع کیا تھا تو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اور ہر اگلے دن پہلے سے زیادہ لوگ ہوتے تھے۔ میں نے عمران خان کے لئے لوگوں کا جنون اور محبت بڑھتا ہوا دیکھا ہے۔ عمران خان کا جذبہ اور مستحکم ہوتے دیکھا ہے۔ یہ چار گولیاں اس کو کیا مار سکتی ہیں۔ یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہو اس کو کوئی نہیں مار سکتا۔ یہ چند جھوٹے، مکار، لالچی اور ڈرپوک لوگوں کا ٹولہ ہے۔ مریم بی بی ایک tweet کرتی ہیں کہ "عمران خان تو مر گیا" مر تو تم گئے ہو سیاسی طور پر بھی اور اخلاقی طور پر بھی۔ ہر لحاظ سے تم مر گئے ہو۔ یہ کہتے ہیں کہ عمران خان جھوٹی شہرت کے لئے یہ سب کر رہا ہے۔ تم جب پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے عمران خان کو شہرت دی ہوئی تھی۔ تم کس کی بات کر رہے ہو۔ تم اپنی زبانوں کو لگامیں دو۔ میں رانا ثناء اللہ صاحب سے کہتی ہوں کہ رانا صاحب ذرا تشریف تو لائیں۔ عوام میں آ کر دیکھیں۔ عوام آپ کی چھوٹی چھوٹی بوٹیاں کر کے آپ کو بتائیں گے کہ لوگ آپ کے بارے میں کیا جذبات رکھتے ہیں۔ آپ کو اپنے ٹکڑے سنبھالنے کو نہیں ملیں گے۔ عمران خان اپنی محبت اور بہادری سے لوگوں کے دلوں میں راج کرتا ہے۔ گولیاں کھا کر بھی جب وہ اٹھا تو اپنے لوگوں کو دیکھ کر انتہائی تکلیف میں بھی مسکرا کر اس نے اپنی طاقت کا اظہار کیا۔ پہلے تو شاید یہ

ایک تحریک تھی لیکن اب یہ انقلاب کی صورت اختیار کر چکا ہے۔جب خان صاحب کو گولیاں لگیں تو میں دو گاڑیاں پیچھے تھی۔ خدا کی قسم میں ہر نماز میں دعا مانگتی ہوں کہ یا اللہ اس پر چلنے والی ہر گولی مجھے لگ جائے اور وہ بچ جائے۔ ہر ورکر کا، ہر پارٹی ممبر کا، ہر پاکستانی کا، اس قوم کی ماؤں کا، بہنوں کا، بیٹیوں کا، بچوں کا اور جوانوں کا اپنے اس لیڈر کے لئے محبت اور جنون کا رشتہ ہے۔ جنون کبھی نہیں مرتا۔لوگ مر سکتے ہیں لیکن جنون نہیں مرتا۔انشاءاللہ عمران خان بھی سلامت رہے گا۔ ہم حقیقی آزادی کی جنگ لڑیں گے اور جیت کر بھی دکھائیں گے۔پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: جی، میجر سرور صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ان کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔جی، میجر صاحب!

جناب محمد غلام سرور: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے بھائیوں نے اور بہت سے دوستوں نے عمران خان پر قاتلانہ حملے کی مذمت بھی کی ہے اور اس پر بات کی ہے۔ میری بہن نے کہا کہ جنون کبھی مر نہیں سکتا۔ میں ایک فوجی ہوں اور ایک فوجی خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں بہت دکھی دل کے ساتھ یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ آج میرے ملک کی ایجنسی ISI کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں۔ ہم شرمندہ ہوتے ہیں۔ میں نے اس فوج کے لئے serve کیا ہے۔ ہم شرمندہ ہوتے ہیں۔ ہر فوجی اور ہر جوان کی اس سے بہت امیدیں ہیں۔ نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا کے ہر مسلمان میں اس کے لئے احترام ہے۔ خدارا اس احترام کو ضائع نہ کریں۔ میں جنرل باجوہ صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ جناب آپ جانے والے ہیں لہٰذا اپنی اولاد اور اپنی آنے والی نسلوں کے لئے اچھا نام چھوڑ کر جائیں۔ آپ بطور آرمی چیف اگر حق اور انصاف کے ساتھ کھڑے نہیں ہو سکتے تو پھر لوگ آپ کے متعلق وہ باتیں کریں گے جسے سن کر ہر فوجی کو شرم آئے گی۔ ہمیں شرم نہ دلوائیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف اتنا ہی کہنا چاہوں گا کہ عمران خان پوری قوم کی redline ہے۔ پوری قوم کی ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی redline ہے۔ میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ لوگو! یہ بات کان کھول کر سن لو بینظیر کی شہادت کے بعد جو ملک میں طوفان آیا تھا وہ

تو کچھ بھی نہیں تھا۔ اگر خدانخواستہ عمران خان کو کچھ بھی ہوا تو تم سب بھول جاؤ گے۔ سب کچھ ملیا میٹ ہو جائے گا۔ میں یہ سب نہیں چاہتا۔ میں اپنے رب سے دعا کرتا ہوں کہ اس طرح کا کوئی بھی واقعہ نہ ہو۔ میں باجوہ صاحب جو ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور ہمارے آرمی چیف ہیں کو کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے لئے اور اپنی آنے والی نسلوں کے لئے اچھا نام چھوڑ کر جائیں۔ اگر دانیال عزیز جو تھوڑا سا زخمی ہوتا ہے اور آپ اس کی عیادت کے لئے ہسپتال جا سکتے ہیں تو آج پوری قوم کا لیڈر ہسپتال میں ہے۔ آپ کو ان کی عیادت کے لئے بھی آنا چاہئے۔ آپ کو عمران خان کی تیمارداری کے لئے آنا چاہئے۔ میں اس دعا کے ساتھ اپنی بات ختم کروں گا کہ اے میرے رب عمران خان کو ہماری زندگیاں بھی دے۔ وہ پاکستان میں اسلام لانا چاہتا ہے، وہ پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنانا چاہتا ہے، اللہ اس کو لمبی عمر دے اور اس کو کامیابی اور کامرانی نصیب کرے۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: جی، یاور عباس بخاری صاحب!

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مجتبیٰ صاحب! آپ کے نام میں نے لکھے ہوئے ہیں لیکن پہلے یاور صاحب کو بات کرنے دیں۔ جی، یاور صاحب!

(اس مرحلہ پر اراکین حزب اختلاف جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب طارق مسیح گل اور جناب محمد اشرف رسول واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ۔ معزز اراکین نے مختلف واقعات اور حالات پر تقاریر کیں اور اپنا اپنا تجزیہ دیا لیکن جو ہمارے اپوزیشن اور اسٹیبلشمنٹ کے لوگ ہیں وہ یہ نہیں سمجھ رہے ہیں کہ ہماری عوام کا رخ کس طرف ہے۔ اگر خدانخواستہ آج جو پر امن مظاہرے اور مارچ ہو رہا ہے اس کو کسی بھی وقت دوسری طرف جاتے ہوئے دیر نہیں لگے گی اور وہ کسی کے کنٹرول میں نہیں رہے گا۔ یہ سب کچھ اگر کسی کے کنٹرول میں ہے تو وہ واحد عمران خان ہے۔ وہ جو بھی بولے گا وہ ہی ہو گا اور جو وہ کہے گا ہم وہی کریں گے لیکن اس ملک کو نقصان ان لوگوں کی ہٹ دھرمی اور ego پہنچا رہی ہے۔ یہ کل کا جو واقعہ ہوا ہے اس میں بڑا واضح طور پر نظر آیا ہے کہ نیچے سے جو شخص گولیاں مار رہا تھا وہ صرف

ہم لوگوں کی توجہ اس طرف لے کر جارہا تھا اور جو گولیاں خان صاحب کو لگی ہیں وہ اُونچائی سے لگی ہیں۔ وہ جو سامنے چادر تھی اس میں 9mm کی گولیاں اندر نہیں جا سکتی تھیں۔ جو خان صاحب کو چار گولیاں لگیں وہ بڑے caliber کی گولیاں تھیں۔ جس کو خدا بچائے اسے کوئی نہیں مار سکتا۔ اگر وہ گولی خدا نخواستہ main vein کو لگتی تو اتنا خون نکلتا کہ خان صاحب کو بچانا مشکل ہو جاتا۔ عمران خان کی دونوں ٹانگوں پر گولیاں لگی ہیں اور اس کو صرف خدا نے بچایا ہے۔ اس ملک کو ہم لوگ جنت بنا سکتے ہیں۔ ہمیں صرف ایک اچھا لیڈر چاہئے۔ ہم لوگوں کو یہاں پر اس قسم کے لوگ ملے ہیں جو صرف اپنے آقاؤں کی بات مانتے ہیں جو امریکہ اور برطانیہ میں بیٹھے ہیں یا وہ اپنی ego کے پیچھے چل رہے ہیں۔ ایک چور اور ایک ڈاکو بیٹھا ہوا ہے جو نفرت انگیز بیانات دیتا ہے جس کو رانا ثناء اللہ کہتے ہیں۔ رانا ثناء اللہ کو میں اس ایوان کے فلور سے کہتا ہوں کہ اگر وہ بھیڑیا نہیں ہے اور انسان ہے تو پولیس کی protection سے باہر آئے اور صرف اپنے گھر فیصل آباد آکر دکھا دے۔ اس کا گھر کل عمران خان کی وجہ سے بچا ورنہ اس کے گھر کو بچانا مشکل تھا کیونکہ عوام بہت مشتعل تھی وہ اس کے گھر کو آگ لگا دیتے۔ اس کے گھر میں کوئی نہیں تھا لیکن لوگ اندر جا کر واپس آئے کیونکہ خان صاحب کا پیغام ان تک پہنچ گیا تھا۔ ہم اتنا کنٹرول کر رہے ہیں۔ یہ ہم لوگوں کے صبر کے پیمانے کو آزمانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بار بار provocative بیان دیتے ہیں۔ ان کی جو لاڈلی لندن میں بیٹھی ہوئی ہے جس نے اپنے باپ کی سیاست تباہ کی ہے۔ وہ لندن میں بیٹھ کر کہتی ہے کہ عمران خان کا وقت پورا ہو گیا ہے۔ ہم نے ارشد شریف کے ساتھ جو ہوا ہے وہ دیکھا ہے۔ وہ کینیا کیا کرنے گیا تھا۔ ان کی شوگر ملیں جو کینیا میں ہیں اور ان کی جو properties کینیا میں ہیں ان پر وہ ایک documentary بنا رہا تھا۔ وہ ان کا پردہ بالکل فاش کر رہا تھا۔ وہ دکھا رہا تھا کہ ان کی کتنی properties وہاں پر ہیں۔ میرا ایمان یہ کہتا ہے، میں direct الزام نہیں لگا رہا لیکن میرا ایمان یہ کہتا ہے کہ اس کو مروانے میں ان کا ہاتھ تھا اور جو بھی ایماندار بندہ ادھر ہے ان لوگوں کی کوشش یہ ہے کہ اس کو راستے سے ہٹائیں تاکہ ہماری دھرتی ماں کو جس طرح سے انہوں نے لوٹا اور تباہ کیا ہے اور دنیا کے سامنے ذلیل کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک دعا پر بات ختم کروں گا کہ اے رب ذوالجلال تجھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل کا واسطہ ہے کہ جس جس نے اس ملک کو لوٹا ہے، جس

جس نے اس ملک کو کسی بھی طریقے سے نقصان پہنچایا ہے، اس ملک کی بدنامی کا باعث بنا ہے تو اس بدبخت کو غرق کر، اس کی نسلوں کو غرق کر تا کہ پاکستان میں وہ آئندہ اس قسم کی بدمعاشی نہ کر سکیں۔ اس ملک میں عمران خان جیسا لیڈر اور کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو زندگی دے، حیاتی دے تا کہ ہم لوگ دیکھیں کہ جو وعدے ہم لوگوں سے کئے تھے وہ پورے کریں۔ ہم پہلے وہ وعدے پورے نہیں کر سکے جو ہمیں پورے کرنے چاہئے تھے۔ ہمیں اچھی کابینہ لانی چاہئے اور اچھے ممبران کو سامنے لانا چاہئے تا کہ ہم لوگ جو وعدے کر کے آئے ہیں وہ پورے کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس ملک کو پرامن رکھ سکیں۔ ہم اپنے صبر کے پیمانوں کو کنٹرول کر سکیں اور کہیں کوئی ایسا کام نہ کریں کہ اس ریاست کو نقصان ہو لیکن جو اس ریاست کے محافظ ہیں میں ان سے بھی درخواست کروں گا کہ آپ اسی ریاست کے بچے ہیں۔ آپ اسی ریاست کی اولاد ہیں۔ آپ وہ کام کریں جو ریاست کے لوگ چاہتے ہیں، عوام چاہتے ہیں اور جمہور چاہتی ہے۔ وہ کام نہ کریں جو آپ کی من مانی ہے۔ عوام دو ضمنی انتخابات میں فیصلہ کر چکی ہے تو آپ ابھی بھی سبق سیکھیں۔ اس وقت تک دیر نہیں ہوئی لیکن اگر دیر ہو گئی تو جیسے بھٹو صاحب نے مجیب الرحمن کے ساتھ کیا تھا وہ کام آپ یہاں پر نہ کروائیں۔ بہت بہت مہربانی۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: جناب تیمور لالی۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ میجر لطاسب ستی صاحب!

جناب محمد لطاسب ستی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے 3۔ نومبر کو جو ایک المناک واقعہ ہوا ہے۔ اس واقعہ میں 22 کروڑ عوام کے دلوں کی دھڑکن ہمارے قائد عمران خان پر ایک بزدلانہ قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ میں اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ میں پنجاب اسمبلی کے ایوان سے سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ عمران خان بحیثیت ایک لیڈر نا صرف پاکستانی قوم کے لیڈر کے طور پر ابھرے ہیں بلکہ وہ امت مسلمہ کے لیڈر کے طور پر بھی سامنے آئے ہیں۔ انہوں نے دنیا میں اپنا لوہا منوایا ہے کہ وہ واقعی ایک قابل، دلیر، ایماندار اور دیانتدار لیڈر رہیں۔

جناب سپیکر! 1947 میں پاکستان بننے کے بعد مجھے سو فیصد یقین ہے کہ آج دن تک جتنے بھی لیڈر آئے اور جتنے لوگوں نے اس ملک پر حکمرانی کی ان سب میں سے عمران خان وہ واحد لیڈر رہے جو نڈر رہے، بیباک ہے، ایماندار اور دیانتدار ہے۔ عمران خان اس ملک کو بہت آگے لے جانے کی

کوشش کر رہا ہے جس کے راستے میں یہ چور اور ڈاکو طرح طرح کی رکاوٹیں ڈال رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ دے رہا ہے۔ عمران خان کا اتنی بڑی سازش کے بعد کل کے حادثے میں بچ جانا ایک معجزہ ہے۔ میں آج اس ایوان سے سب کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اپنی اپنی ڈائری پر note کر لیں، میرا ایمان کی حد تک یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگر عمران خان کو اس واقعہ میں بچایا ہے تو اللہ تعالیٰ عمران خان سے اس ملک اور قوم کے لئے بہت بڑا کام لینا چاہتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ وقت ثابت کرے گا۔ میں زندگی کے 75 سال مکمل کر چکا ہوں معلوم نہیں کہ میں زندہ ہوں گا یا نہیں ہوں گا لیکن میں یہ دعویٰ سے کہہ رہا ہوں اور میرا ایمان کی حد تک یقین ہے کہ پاکستان پہلے ہی super power ہے یہ عمران خان کی قیادت میں بہت آگے جائے گا اور دنیا پر حکمرانی کرے گا۔(انشاءاللہ)

جناب سپیکر! اس سازش میں ایک overseas پاکستانی شہید ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)

جناب سپیکر! Overseas پاکستانی وہ لوگ ہیں جو پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن اپوزیشن بنچوں پر جو لوگ بیٹھے ہیں یا جو چور اور ڈاکو حکمران ملک پر مسلط ہیں انہوں نے ان سے ووٹ کا حق تک چھین لیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اس ملک، قوم اور overseas پاکستانیوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کے توسط سے اس شہید کے خاندان اور بچوں کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان تحریک انصاف اس کے بچوں کا بھی خیال رکھے گی اور ہر حالت میں ان کا ساتھ دے گی۔(انشاءاللہ)

جناب سپیکر! میں اس ایوان کی طرف سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اس المناک حادثے پر ایک جوڈیشل کمیشن مقرر کیا جائے جو صحیح طریقے سے اس کی تہہ تک پہنچے اور جو بھی اس میں ملوث پایا جائے ان کو قرارواقعی سزا دی جائے۔ وقت کی کمی کے باعث میں آخر میں ایک شعر پر اپنی تقریر کا اختتام کروں گا کہ:

اے عرش والے ہمارے قائد کی توقیر سلامت رکھنا
فرش کے سارے خداؤں سے وہ الجھ بیٹھا ہے

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اب فرح آغا صاحبہ بات کریں گی۔ ان کے بعد محترمہ سیمابیہ طاہر، محترمہ ساجدہ بیگم، محترمہ زینب عمیر بات کریں گی ان کے علاوہ خواتین کی بڑی فہرست ہے۔ آپ سب مہربانی کریں اور اپنا point of view دیں اور مختصر بات کریں۔ جی، محترمہ فرح آغا!

محترمہ فرح آغا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گی۔ آج ایک بہت پرانا شعر یاد آرہا ہے کہ:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جناب سپیکر! یہ شعر ہمارے لیڈر پر بالکل fit آتا ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ وہ اپنی اولاد کو چھوڑ کر قوم کی اولاد کے لئے ایک عزم لے کر نکلے ہیں۔ مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی کہ اتنی پُرامن ریلی ہے۔ وہ پہلے دن سے اپنی تقاریر میں کہہ رہے ہیں کہ کسی کی چیزوں کا نقصان نہیں کرنا۔ آپ لوگوں نے پُرامن رہنا ہے اور بالکل اسی طریقے سے ہو رہا تھا، لاکھوں کی تعداد میں لوگ ساتھ تھے مگر ان کی نظر کمزور ہے یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ دو ہزار لوگ ہیں۔ میں تو یہ کہتی ہوں کہ دو ہزار لوگ تو کنٹینر پر ہوں گے۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جنہوں نے کل جو حرکت کی ہے ان کے لئے کیا الفاظ بولے جائیں۔ میں صرف ایک بات بتا دیتی ہوں کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو خان صاحب کے لئے صبح صدقہ نہ نکالتا ہو یا ان کے لئے دعا نہ کرتا ہو۔ میرا خیال ہے کہ ہماری جتنی خواتین ہیں ہم سب کیا بلکہ عوام خان صاحب کے لئے ایک ہی دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہماری زندگی دے تاکہ ہمارے ملک کا مستقبل بچ سکے۔ میں ان سب سے صرف ایک بات کہوں گی کہ جب اللہ نہیں چاہتا تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور میرے لیڈر کے ساتھ میرا رب ہے۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: مہربانی۔ ایوان کی کارروائی کے لئے ایک گھنٹہ وقت بڑھایا جاتا ہے۔ ممبران کوشش کریں کہ repetition نہ ہو۔ جی، محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اُٹھا رہا ہے جو فتنے میری زمینوں پہ
وہ سانپ ہم نے ہی پالا ہے آستینوں میں

جناب سپیکر! عمران خان وہ لیڈر ہیں کہ جن کو ان اداروں نے، ان عدالتوں نے، جتنی بھی PDMاس نے اور ان کے جو حواری ہیں ان سب نے عمران خان کو جتنا گرانا چاہا لیکن میرے رب نے اتنا ہی عمران خان کو اُوپر اُٹھایا اور سُرخرو کیا۔ عمران خان ہمیشہ کہتے تھے کہ میرا ملک ترقی کرے گا، میرا ملک آگے بڑھے گا اور میرا ملک وہ ملک ہو گا جہاں پر باہر سے لوگ نوکریاں تلاش کرنے آئیں گے۔ میرا ملک وہ ملک ہو گا جہاں کے لوگ یہ کہنے پر فخر محسوس کریں گے کہ ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان کا پرچم اتنا پُروقار اور بلند ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جنرل حمید گُل (مرحوم) کا ایک واقعہ بڑا مشہور ہے جنہوں نے کہا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ امریکہ افغانستان سے بھاگ جائے گا اور ایسا ہوا کہ امریکہ بھاگ گیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب ایک بیرونی مداخلت ہو گی اور واقعی ہم نے وہ مداخلت اپنی آنکھوں سے عمران خان کی حکومت میں ہوتے ہوئے دیکھی ہے کہ بیرونی سازش کے تحت عمران خان کو حکومت سے باہر کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ایک وقت وہ بھی آئے گا جب کٹھ پتلی حکومت آئے گی اور واقعی ہم نے اس کٹھ پتلی حکومت کو وفاق اور پنجاب میں بھی بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔ جنرل صاحب نے آخری بات یہ کہی تھی کہ ایک وقت وہ بھی آئے گا جب انقلاب آئے گا اور آج ہم اس سے گزر رہے ہیں، اِنشاء اللہ پاکستان میں انقلاب آنے والا ہے جو پاکستان کے پرچم کو سُرخرو کرے گا اور اِنشاء اللہ تعالیٰ ہم پاکستان کا روشن مستقبل دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اِنشاء اللہ۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! عمران خان کے بارے میں PDMکے حضرات سعد رفیق، رانا ثناء اللہ اور دیگر یہ کہہ رہے ہیں کہ عمران خان مذہبی کارڈ کھیلتے ہیں، وہ عاشق رسول نہیں ہیں اور اُن کا دین کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں ہے بلکہ انہوں نے عمران خان کو یہودی ایجنٹ، طالبان اور پتا نہیں کیا کیا القاب دیئے ہیں لیکن اگر سب نے غور کیا ہو تو عمران خان کی ایک ویڈیو آج share

ہوئی ہے جس وقت اُن کی سرجری ہوئی ہے تو وہ مسلسل تسبیح کر رہے تھے لہٰذا جس شخص کا اپنے رب کی ذات اور نبی پاک ﷺ کی ذات پر اتنا ایمان ہو اور وہ اللہ سے اتنی محبت کرتا ہو تو اُس کو نقصان کون پہنچا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! جو شخص زخمی ہو کر بھی تسبیح نہ چھوڑے اس کا مطلب ہے کہ رب نے اس کو زندگی ہی اس لئے دی ہے کہ وہ اس ملک کی اُڑان میں اپنی contribution ڈال سکے۔ میں نے رانا ثناء اللہ صاحب کو صرف اتنا کہنا ہے کہ اپنے دن گننے شروع کر دیجئے کیونکہ کوئی جانے نہ جانے لیکن ہم سب اور 22 کروڑ عوام یہ جانتی ہے کہ عمران خان پر یہ attempt آپ نے اور آپ کے حواریوں نے کی ہے۔ کل عمران خان نے دو مزید بندوں کے نام دیئے ہیں تو ہمیں یقین ہے کہ یہی وہ تین لوگ ہیں جو ہمارے خان کے پیچھے ہیں اور ہمارے ملک کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اس لئے انہوں نے کل بزدلانہ حرکت کی ہے۔ چونکہ وقت تھوڑا ہے اس لئے میں آخر پر صرف یہ کہنا چاہوں گی کہ:

درخت نہیں ہوں جو کاٹ کے چلے جاؤ گے
پہاڑ ہوں گرانے میں تمہاری نسلیں مِٹ جائیں گی

پاکستان زندہ باد

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ ساجدہ بیگم اور ان کے بعد محترمہ زینب عمیر بات کریں گی۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! شکریہ۔ امتِ مسلمہ کے عظیم لیڈر عمران خان کو جس طرح سے ان لوگوں نے کل قتل کرنے کی کوشش کی ہے میں اپنے ضلع خوشاب کے تمام لوگوں اور امتِ مسلمہ کے تمام مسلمانوں کی طرف سے پُرزور مذمت کرتی ہوں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ کل کا حملہ صرف عمران خان پر نہیں بلکہ پوری پاکستانی قوم، پاکستان کی سلامتی اور خودداری پر حملہ تھا۔ مجھ سے پہلے کافی ممبران نے اچھی گفتگو کی ہے لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر ایک شخص بھی خان صاحب کے واقعہ پر اسمبلی سے بولے تو آٹھ بجے کا ٹائم پورا ہو جائے گا اور دوسرے ممبر کو موقع نہیں ملے گا۔ میں نے اپنی زندگی میں مذہب کے حوالے سے جو دیکھا اور سنا ہے اس میں دو تین

باتیں ایسی ہیں جو چھ سات ماہ کے عرصے میں ہوئی ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں اپنی زندگی کے گزرے ہوئے دنوں پر یقین کروں یا اِن دنوں پر یقین کروں کیونکہ میرا ایمان ہے کہ رزق، زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ارشد شریف کے مرنے سے پہلے اِن کو کیسے پتا چل گیا کہ اُس نے مَر جانا ہے اور مریم نواز کا tweet کیسے آجاتا ہے۔ خان صاحب پر حملہ ہوتا ہے تو حنا پرویز بٹ اور مریم کا بیان آتا ہے۔ رانا ثناء اللہ پریس کانفرنس میں کہتے ہیں کہ اِن کو کچل دیا جائے لہٰذا خان صاحب کے حوالے سے جب انکوائری ہو تو میں چاہتی ہوں کہ ان تین لوگوں کو انکوائری میں شامل کیا جائے کیونکہ ایک واقعہ جو ابھی ہوا ہی نہیں تو اِن لوگوں کو پہلے سے ہی کیسے پتا چل جاتا ہے کہ یہ واقعہ ہونے والا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ عمران خان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے۔ پاکستان میں regime change کی گئی حالانکہ اس سے پہلے ہمیں نہیں پتا چلا کہ اس طرح بھی حکومتیں change ہوتی ہیں۔ ہمیں صرف اتنا پتا تھا کہ نواز شریف نے پانچ سال حکومت کی تو اس کے بعد زرداری کی باری آگئی، زرداری گیا تو پھر نواز شریف کی حکومت آگئی لیکن ہمیں پہلی بار پتا چلا ہے کہ پاکستان کی 22 کروڑ عوام اپنا حق خود ارادیت استعمال کرتی ہے لیکن ایک بیرونی سازش کے ذریعے باہر بیٹھ کر monitor کیا جاتا ہے اور اپنی مرضی کے فیصلے کئے جاتے ہیں۔ اِن کو پہلی بار ٹکر کے لوگ ملے ہیں لہٰذا جو regime change کی گئی ہے اور انہوں نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لئے جو کچھ بھی کیا ہے یہ اِنشاء اللہ حقیقی آزادی لانگ مارچ کے ذریعے عمران خان کی قیادت میں واپس ہو گی۔ پوری PDM اور اس طرح کے تمام لوگ مِل کر خان صاحب اور مختلف اداروں کو آپس میں لڑانا چاہتے ہیں لیکن اگر خان صاحب کا ارادہ صرف اور صرف وزیراعظم بننے کا ہوتا تو میرے خیال میں جب 25۔ مئی کو اسلام آباد گئے تھے تب وہ ہمیں وہاں سے واپس آنے کا نہ کہتے تو اُس وقت بھی اتنا خون خرابہ ہو جانا تھا کہ ہماری حکومت دوبارہ واپس آ سکتی تھی۔ خان صاحب نے صرف اور صرف پاکستان کی عوام کے بارے میں سوچا ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ کل جس طرح اُن پر حملہ کیا گیا اور اس کے بعد لوگوں کو مشتعل دیکھا، اگر خان صاحب کی تربیت نہ ہوتی تو میرے خیال میں پاکستان میں ایک خانہ جنگی شروع ہو سکتی تھی۔ جس طرح لوگوں نے رانا ثناء اللہ پر خود سے غصے اور اشتعال میں آکر حملہ کیا اُس کو روکنے والے بھی عمران خان تھے لہٰذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس شخص کے دل میں پاکستان، اسلام اور سب سے بڑا عوام کا دَرد ہے۔ جس

شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہوتی ہے دنیا کی کوئی بھی طاقت اُس کو مٹا نہیں سکتی۔ انہوں نے کل جو کوشش کی ہے وہ اِن کے منہ پر زوردار تھپڑ لگا ہے کیونکہ وہ شخص آج بھی زندہ ہے۔ جس طرح خان صاحب نے کہا تھا کہ اگر آپ مجھے اقتدار سے ہٹائیں گے تو باہر آکر آپ لوگوں کے لئے مزید خطرناک ہو جاؤں گا لہٰذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ انہوں نے کل اُس شیر کو زخمی کیا ہے اور وہ زخمی شیر اب ان لوگوں کے لئے اور خطرناک ہو گیا ہے۔ اِنشاء اللہ اس حقیقی آزادی لانگ مارچ کو خان صاحب lead کریں گے، اُن کی قیادت میں نیا پاکستان بدلے گا اور آزادی کی جنگ ہم اپنے لیڈر عمران خان کے سنگ لڑیں گے۔ میں آخر پر خان صاحب کا ایک شعر کہنا چاہوں گی جو اکثر کہتے ہیں کہ میں شعر نہیں پڑھتا لیکن ایک شعر ایسا ہے جو مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے:

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

جناب سپیکر! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مطلب ہمارے لیڈر نے ہم سب کے دلوں میں ڈال دیا ہے اس لئے ہمیں موت کا کوئی خوف نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ وہ لوگ جو رانا ثناء اللہ جیسے لوگوں کو ہمارے ملک کا وزیر داخلہ بناتے ہیں جس پر اُن کی اپنی پارٹی کے لوگ کہتے ہیں کہ وہ 20 سے 22 لوگوں کا قاتل ہے لہٰذا میرا یہ سوال ہے کہ وہ کون ہے جس نے اُس کو پاکستان کا وزیر داخلہ لگایا ہے اور رات کے اندھیرے میں شہباز شریف کو پاکستان کا وزیر اعظم بنایا ہے؟

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ ساجدہ بیگم!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! پاکستان کی عوام کا یہ فیصلہ نہیں ہے بلکہ پاکستان کی عوام اپنے لیڈر عمران خان کے ساتھ روڈ پر ہے اور صرف ایک ہی مطالبہ fair election کا ہے لہٰذا یہ سب لوگ fair election سے کیوں ڈر رہے ہیں۔ جمہوریت کیا ہوتی ہے، جمہوریت کا مطلب پاکستان کی 23 کروڑ عوام کا فیصلہ ہے اور عوام کا فیصلہ صرف اور صرف عمران خان ہے۔ یہ لوگ صرف اسی وجہ سے الیکشن سے بھاگ رہے ہیں کہ اگر ہم الیکشن کرواتے ہیں تو خان صاحب two third majority کے ساتھ واپس آئیں گے اور اِنشاء اللہ خان صاحب عوام کی دعاؤں سے واپس آئیں

گے۔ ہر ماں، بہن اور بیٹی کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو بہت جلد صحت یاب کرے اور وہ اپنے حقیقی لانگ مارچ کو دوبارہ سے lead کریں۔ پاکستان زندہ باد

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ زینب عمیر!

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ جتنے بھی الفاظ چیئرمین عمران خان کے لئے کہے گئے ہیں وہ بہت کم ہیں۔ کل کا جو سانحہ ہوا ہے میں سمجھتی ہوں کہ آنے والے سالوں میں جہاں پر یوم سوگ منایا جائے گا وہاں یوم تشکر بھی منایا جائے گا۔ یوم سوگ اس لئے کہ یہ حملہ صرف عمران خان پر نہیں بلکہ جمہوریت پر حملہ تھا۔ یہ حملہ پاکستان کی بقاء استحکام اور کروڑوں عوام کے جذبات پر ہوا ہے۔ یہ واقعہ ہم سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ ایسا منظر آج تک کبھی نہیں دیکھا گیا۔ یوم تشکر اس لئے منایا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے ہمارے لیڈر کو حفاظت میں رکھا۔ میرے بہت سارے ساتھیوں نے تذکرہ کیا کہ ہمارے لیڈر کا جذبہ دیکھیں کہ وہ زخمی ہونے کی حالت میں بھی اللہ کی تسبیح اور سبحان اللہ کے کلمات ادا کر رہے تھے۔ میں اس بات کو بار بار repeat نہیں کرنا چاہتی کہ جو حملہ ان لوگوں نے کیا ہے اس کے جواب میں انہیں منہ کی کھانی پڑے گی کیونکہ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ پوری قوم پاکستان کی ہر جگہ پر احتجاج کے لئے نکلی ہوئی ہے۔ میں آج اُن شہداء کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں جو اس مارچ سے پہلے اور بعد میں بھی عمران خان کے vision کے ساتھ ساتھ چلتے آرہے ہیں۔ اُن شہداء میں ارشد شریف، صدف نعیم اور کل کے واقعہ میں معظم گوندل کا نام شامل ہے۔ معظم کے تینوں بچوں کو دیکھ کر ہر آنکھ اشک بار ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی نئی generation کو یہ دکھانے کے لئے اپنے ساتھ لے کر آتا ہے کہ عمران خان اُن کا لیڈر ہے اور اس کے vision کو آگے لے کر چلنا ہے۔ سب سے پہلے جس بات کو ہمیں highlight کرنا چاہئے اس بات کا یہاں میں ضرور ذکر کروں گی کہ بادی النظر میں یہ security lapse لگتا ہے۔ جب میں یہاں اس forum پر پہلی دفعہ آئی تھی تب میں نے اُس وقت بھی ذکر کیا تھا کہ پنجاب پولیس سارے زمانے میں بدنام ہے حالانکہ اس میں یقیناً اچھے لوگ بھی ہیں لیکن 25 مئی کا واقعہ ہوا اور 16۔اپریل 2022 کو اس ہاؤس کے اندر جو کچھ ہوا وہ ہماری آنکھوں سے گزرا ہے۔ اس حوالے سے میں یہ کہتی ہوں کہ پنجاب پولیس کے ان لوگوں کو

اپنی نوکریوں کے لئے ایسا کام نہیں کرنا چاہئے اور خاص طور پر پنجاب پولیس کے اندر کالی بھیڑیں، پٹواریوں اور کرپٹ مافیا کو ختم کرنا چاہئے۔ آج ہم بات کر رہے ہیں اس شخص کی جس نے 1992 کا world cup جیتا تو وہ قوم کا بیٹا کہلایا، جب اس شخص نے شوکت خانم ہسپتال شروع کیا تو وہ ایک دردمند شخص کہلایا، جب اس نے سیاست میں حصہ لیا تو وہ ایک لیڈر کہلایا اور آج میں سمجھتی ہوں کہ وہ اس قوم کا باپ ہے۔ اس قوم کے بیٹے، اس قوم کے لیڈر اور اس قوم کے باپ کی نظر میں ایک شعر عرض کرنا چاہتی ہوں ہمیشہ سے یہ شعر مجھے بہت پسند تھا لیکن مجھے کبھی کوئی موقع نہیں ملا اس شعر کو پڑھنے کا:

خونِ دل دے کر نکھاریں گے رُخِ برگِ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: محترمہ عائشہ اقبال، محترمہ فردوس رعنا وہ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ میرے رب نے جناب عمران خان کو دوسری دفعہ زندگی بخشی جس کے لئے ہم اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے۔ یہاں پر میں کسی بھی ادارے یا جماعت کا نام نہیں لوں گی میں صرف یہ کہوں گی کہ جس نے بھی یہ قدم اٹھایا اس نے بہت ہی غلط قدم اٹھایا ہے۔ یہ ملک پاکستان کلمہ کے نام پر بنا اور اس ملک میں جو ہم لوگوں نے لاشوں اور گولیوں کا culture بنا دیا ہے، اس culture کو ختم کرنے کے لئے ہی ہمارے مرد مجاہد چیئرمین عمران خان نکلے تھے تاکہ اس ملک کو حقیقی آزادی مل سکے لیکن بدقسمتی ہے اس ملک کی یہاں پر جب بھی سیاست کی گئی تو لاشوں اور گولیوں کی سیاست کی گئی۔ اس چیز کی میں بہت سخت مذمت کرتی ہوں لہٰذا میں ان اداروں اور ان جماعتوں سے یہ request کرتی ہوں کہ خدارا اس ملک سے اس culture کو ختم کیا جائے تاکہ ایک حقیقی آزادی ایک عام انسان کو بھی مل سکے جو اس ملک میں جینے کا حق رکھتا ہے۔ آپ کو نہیں پتا ہم سیاست بھی کرتے ہیں تو لاشوں اور گولیوں کے اوپر کرتے ہیں یہ کہاں کا culture ہے یہ کہاں کا پاکستان ہے۔ جب یہ پاکستان بنا تھا تو اس وقت کو دیکھیں، 1965 کی جنگ کو دیکھیں اس

ملک کی عوام نے کیسے اس ملک پاکستان کے لئے جنگ لڑی تھی، لیکن پاکستان کا اس کے بعد بد قسمتی سے downfall شروع ہو گیا۔ پاکستان کی عوام کے ضمیر کو پھر سے اٹھانے اور اس ملک کی حقیقی آزادی کے لئے عمران خان نے آواز بلند کی ہے۔ اللہ کا کرم و شکر ہے وہ شخص زخمی ہونے کے باوجود آج پھر سے عوام کے بیچ میں ہے۔ ہم سب عمران خان کے سپاہی ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اللہ کے کرم سے اس ملک کو ہم لاشوں اور گولیوں کے اس culture سے آزاد کریں گے۔ اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیڈر کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اس ملک کے ہر شہری کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اللہ ہمیں ہمت اور طاقت عطا کرے کہ ہم اس ملک کو سیدھی سمت میں لے کر جا سکیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ فرحت فاروق، محترمہ ام البنین علی وہ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ کل جو انتہائی افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ یہ جو گولیاں کل چلی ہیں وہ عمران خان یا ان کے ساتھیوں پر نہیں بلکہ یہ پوری قوم اور عوام پر گولیاں چلی ہیں۔ اس میں عمران خان کا قصور کیا ہے؟ وہ قصور یہ ہے کہ اس نے عام عوام کو شعور دیا ہے ہر بچے اور ہر نوجوان کو اس نے بتایا کہ تمہاری زندگی کا مقصد کیا ہے۔ اب عمران خان کا جو نظریہ ہے وہ ہر ایک گھر تک پہنچ گیا ہے۔ جو کچھ طاقتوں کو بھی پسند نہیں ہے، کیوں کہ یہ طاقتیں چاہتی ہیں کہ قوم بے شعور رہے اور ان کا مقصد پورا ہوتا رہے اور جاہل لوگ ان کی مرضی کے نمائندوں کو ہی ووٹ ڈالتے رہیں اور ان کے ہی ایجنڈے پر کام ہوتا رہے۔ یہ جو کل واقعہ ہوا وہ کیا سمجھتے ہیں کہ اس واقعے کے بعد عمران خان کی مقبولیت ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے جب جب عمران خان کے اوپر کسی قسم کا بھی حملہ کیا تب تب عوام کے دلوں میں عمران خان کی محبت اور بڑھتی جاتی ہے۔ عمران خان صرف ایک انسان کا نام نہیں ہے، وہ ایک جنون، ایک نظریہ اور سوچ کا نام ہے۔ اسی مقصد کے لئے ہی ہم سب اس کے ساتھ چل رہے ہیں۔ ہم عمران خان کے پیچھے نہیں بلکہ ایک نظریہ کے پیچھے چل رہے ہیں اور وہ نظریہ یہ ہے کہ اس ملک میں جو طاقتیں ہیں ان کو شکست دے کر اس ملک میں صرف عوام کی طاقت لے کر آنا چاہتے ہیں اور اسی لئے ہم سب

عمران خان کے followers ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ عمران خان پتا نہیں ان سب کو کیا دیتا ہے عمران خان نے ہمیں ایک سوچ اور ایک نظریہ دیا ہے۔ کل جو کچھ ہوا میں اس حوالے سے ایک ہی بات کرنا چاہوں گی کہ مارنے والے سے بچانے والا بڑا ہے کیونکہ کسی طاقت نے ہی عمران خان کو کسی نہ کسی مقصد کے لئے بچایا ہے اور وہ مقصد ہم انشاءاللہ حاصل کر کے رہیں گے۔ میں یہ بات ضرور کرنا چاہتی ہوں کہ جب عمران خان کی حکومت آئی تو عمران خان کا ایک نظریہ تھا کہ نیچے والے طبقے کو اُوپر لے کر آنا ہے تو اس پر عمل ہوا اور پناہ گاہیں بنائی گئیں، لنگر خانے بنائے گئے، احساس پروگرام کے تحت کتنے پروگرام آئے جو کہ عام غریب عوام کے لئے تھے جن کا مقصد یہی تھا کہ نیچے والا طبقہ اُوپر والوں کا مقابلہ کرے تو اسی وجہ سے اس کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو کہ ہمیں قبول نہیں ہے۔ ہم عمران خان کے ساتھ کھڑے ہیں، عوام بھی ان کے ساتھ کھڑے ہیں اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں کہ جو نظریہ ہم لے کر نکلے ہیں وہ ہم حاصل کر کے رہیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ چودھری شبیر احمد گجر! آپ نے میری گاڑی بھی نکلوانی ہے جو کہ ٹھوکر پر پھنسی ہوئی ہے۔

جناب شبیر احمد: جناب چیئرمین! پہلے گاڑی نکلوا دیتے ہیں۔(قہقہہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ جناب چیئرمین! شکریہ، کل جو بزدلانہ حرکت کی گئی، ایک جرات مند، ایک بہادر لیڈر جو پاکستان کی آواز اٹھاتا ہے، جو غریب کی آواز اٹھاتا ہے اس پر بزدلانہ حملہ کیا گیا اور اسے مارنے کی کوشش کی گئی، جو حق اور سچ کی آواز اٹھاتا ہے تو اس کی آواز کو دبانے کی کوشش کی گئی ہے جس کی ہم پُرزور مذمت کرتے ہیں اور ان بُزدل لوگوں کو کہنا چاہتے ہیں کہ آپ باز آجائیں۔ آپ جو یہ حرکتیں کر رہے ہیں تو پورے پاکستان کی عوام ہمارے لیڈر اور ہمارے قائد عمران خان کے ساتھ ہے۔ پورے پاکستان کے عوام کی آواز کو دبانے کی جو کوشش کر رہے ہیں ہم پاکستان کے اہم اداروں کو پیغام دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان ہے تو ادارے ہیں اور اگر پاکستان نہیں ہے تو ادارے نہیں ہیں۔ پاکستان کے اداروں کو میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے اداروں کے سربراہان کو چاہئے کہ حق اور سچ کا ساتھ دیں، عوام کا ساتھ دیں، ان چوروں، لٹیروں، غداروں اور ضمیر فروشوں کا ساتھ نہ دیں جن کا اس ملک میں کچھ بھی

نہیں ہے کیونکہ یہ یہاں پر صرف سیاست کرتے ہیں۔ ان کا پیسہ باہر ہے، ان کی جائیدادیں باہر ہیں، ان کا بزنس باہر ہے اور ان کی اولادیں باہر ہیں لیکن یہ سیاست ہمارے ملک میں کرتے ہیں۔ انہیں شرم آنی چاہیئے جنہوں نے ایسی حرکت کی، ایسا گھناؤنا وار ایسے لیڈر پر کیا جو کہ محب وطن ہے، جو مسلم اُمہ کا لیڈر رہے، جو پورے عالمِ اسلام کا لیڈر رہے اور اس لیڈر کی آواز انہوں نے دبانے کی کوشش کی۔ ہماری اپیل ہے کہ ان اداروں کے سربراہان جو ان چوروں اور لٹیروں کا ساتھ دے رہے ہیں انہیں شرم آنی چاہیئے اور حق سچ کا ساتھ دینا چاہیئے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ طلعت فاطمہ نقوی!

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب چیئرمین! شکریہ، اِیَّاكَ نَعۡبُدُوَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ آپ اس بات پر بہت اہمیت دے سکتے ہیں کیونکہ اس آیت کی بہت زیادہ اہمیت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے راستے پر چلائے اور حق کے راستے پر چلائے۔

Sir,I am going to speak in English if you kindly give me permission

MR CHAIRMAN: Ok. You are permitted.

MS TALATH FATEMEH NAQVI: Thank you. I have a question sir. I have questions for which Pakistanis all over the world as well as in Pakistan are asking these questions and these questions are pertinent. Maryam Nawaz and I am taking names because I wish to endorse that these people have tweeted certain incriminating sentences or tweets as you would say. Maryam Nawaz on the 1st of November tweeted "عمران خان کا وقت ختم ہو گیا ہے". Hina Pervaiz Butt who is a member of this assembly tweeted "ٹائم ختم شُد نیازی صاحب!".

رانا ثناء اللہ خان کی باتوں کا تو سب کو پتا ہے اور کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ حامد میر کے پروگرام میں جس طریقے سے انہوں نے بات کی تھی۔

It tantamount to a murderous conspiracy. All these sentences cab be used for the inquiry and should be used for the inquiry. I will ask Punjab Police and the CM that these are also inquired into. The fact is that there has been a target killing, we know that. We all know who is behind it and all the people that are involved but as we have said when God choses to protect his own, He does and PTI's leaders have been protected as has Imran Khan our leader. A lot has been said today and I completely endorse what everyone has said. I will just say I thank God for his protection and I thank God that he has protected the one person who is set out on a mission to save this country that was built on the name of "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ".But there is one thing that I will say and we have all talked about him as a wonderful person; a great leader; a person who stands for the Muslim Ummah and for Pakistanis globally. We haven't realized that he is a father, a brother, a husband and has family all who are suffering and I want to send a message especially to his two sons Suleiman and Qasim.

(اس مرحلہ پر محترمہ طلعت فاطمہ نقوی آبدیدہ ہو گئیں)

(نعرہ ہائے تحسین)

He has not left you. He is on a mission to save this country and the future of this country; the children of this country of Pakistan and we are grateful but we share in the grief of Arshad Sharif who also gave his life for this country and was a patriot. Sadaf Naeem and for Moazzam who has three children will need to be looked after. I ask this assembly and the CM Punjab and the Punjab Government

please lets help that family also. We are helping Sadaf Naeem's family. Let us also have Moazzam's family. I thank you. I have said as much as I can today. Thank you.

پاکستان زندہ باد اور عمران خان پائندہ باد و زندہ باد۔

جناب چیئرمین: جی، Thank you very much جناب لطیف نذر۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب تیمور لالی صاحب۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب عمر آفتاب ڈِھلوں!

جناب عمر آفتاب: جناب چیئرمین! شکریہ، بہادر لوگ مقابلہ کرتے ہیں اور کمزور لوگ سازشیں کرتے ہیں۔ 3۔نومبر کا جو واقعہ ہوا اِس پر پُورے ملکِ پاکستان کے لوگوں کے سر شرم سے جُھک گئے لیکن ان لوگوں کے سر شرم سے ابھی تک نہیں جُھکے جنہوں نے یہ گندا واقعہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین! ایک ایسے لیڈر پر حملہ کیا جو پُورے ملکِ پاکستان کا لیڈر رہے اور پُورے عالم اِسلام کا لیڈر عمران خان ہے۔ عمران خان اس وقت وہ لیڈر ہے جو مِلکِ پاکستان کو تمام تر مسائل سے چھٹکارا دِلا سکتا ہے۔ عمران خان ایک ایسا لیڈر ہے جس کے دل میں پاکستان کے غریب عوام کے لئے محبت اور پیار کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ایک احسان پاکستان پر قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے کیا کہ ہمیں ایک آزاد مملکت دی اور آج ہم لوگ اس ملک کے اندر اپنی مرضی کے ساتھ جی رہے ہیں۔ ہمیں ایک ایسا ملک مِلا جس میں مسلمانوں اور ہمارے اقلیتی بھائیوں کو رہنے کے لئے کسی قسم کی کوئی پریشانی کا سامنا نہیں ہے۔ اپنی مرضی کے ساتھ اپنا حق لے کر یہاں پر رہتے ہیں۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس ملک پر دوسرا احسان عمران خان نے کیا ہے وہ احسان اس قوم پر اس طرح کیا کہ انہوں نے ملک پاکستان کے لوگوں کو قومی شعور دیا۔ آج ہماری قوم میں سیاسی اور قومی شعور اُجاگر ہو چکا ہے تو عمران خان کی یہ جدوجہد انشاءاللہ تعالیٰ جاری رہے گی۔ میری اپنے رب سے یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو بھی ہمیشہ قائم و دائم رکھیں گے، عمران خان کی زندگی انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان کے ساتھ رہے گی اور پاکستان کے عوام کی ترقی کے لئے ان کا ساتھ ہمارے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! میں اسمبلی کے اس فورم پر یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ یہ واقعہ جو انہوں نے کیا، اور ان لوگوں نے یہ واقعہ اس وجہ سے کیا کہ یہ عمران خان کی مقبولیت سے ڈر گئے۔ عمران خان نے جب لانگ مارچ کا اعلان کیا اور جب خان صاحب جی ٹی روڈ پر نکلے تو شاید history میں اس طرح کا استقبال کسی لیڈر کا نہیں ہو سکا جس طرح کا استقبال عمران خان کا ہر جگہ اور ہر شہر میں ہوا۔ ان کے ارادوں سے عمران خان ڈرنے والا نہیں ہے، اس طرح کے ارادوں سے اور اس طرح کی حرکات سے عمران خان کے سپاہی ڈرنے والے نہیں ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ یہ حرکات جو انہوں کی ہیں اس سے بڑھ کر انشاءاللہ عمران خان آگے نکلیں گے اور پاکستان کی قیادت عمران خان کے ہاتھ میں ہے۔ انشاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ یہ لوگ اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہوں گے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بچانے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ یہ جو planning کر رہے ہیں ان کی planning کے اوپر اللہ تعالیٰ کی ذات بیٹھی ہوئی ہے اور اُس کی planning سب سے بڑی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ عمران خان ملک پاکستان کے اگلے وزیر اعظم ہوں گے اور دو تہائی اکثریت سے وزیر اعظم ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! لوگ منہ چُھپاتے پھریں گے جنہوں نے یہ حرکت کی ہے کیونکہ عمران خان کا ایمان بہت کامل ہے۔ بطور مسلمان ہمارا ایمان یہ ہے کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، تکلیف ضرور آئی ہے لیکن یہ تکلیف انشاءاللہ رفع ہو گی کیونکہ کروڑوں لوگوں کی دعائیں عمران خان کے ساتھ ہیں، یہ تکلیف ختم ہو گی اور اس ملک کی قیادت عمران خان کریں گے تو اس فورم کے توسط سے ہم سب لوگ عمران خان کے ساتھ ہیں، ہمارے لیڈر عمران خان ہیں اور ہمارے قائد عمران خان ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد عمران خان صحت یاب ہو کر اسی لانگ مارچ کو شروع کریں گے اور اسی لانگ مارچ کے ذریعے ہم تحریک آزادی کی جنگ جیت کر رہیں گے۔ عمران خان زندہ باد اور پاکستان پائندہ باد۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، thank you. جناب خرم اعجاز چٹھہ!

جناب خرم اعجاز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! شکریہ۔ آج اس موقع پر جو قاتلانہ اور بزدلانہ حملہ عمران خان اور ان کے تمام ساتھیوں پر ہوا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم

ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے عمران خان اور ان کے تمام ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ نے نئی زندگی دی ہے۔ ساتھ ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت یاب کرے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اس طرح کے جو واقعات ہیں جو کہ تاریخ میں پاکستان پہلے بھی دیکھتا رہا ہے اب یہ تماشا بند ہونا چاہئے۔ یہ اس طرح سے بند نہیں ہو گا جب تک ہم اس کو unended چھوڑ دیا کریں گے۔ ہمیں ان واقعات پر نہ صرف ایک ہفتہ، دو دن یا دس دن میڈیا اور ہم سب احتجاج کر کے بھول جائیں بلکہ ہمیں اس کو seriously take up کرنا ہو گا، جوڈیشل انکوائری، صاف اور شفاف انکوائری ہونی چاہئے۔ جو بھی لوگ ہیں اس کے پیچھے ہیں ان کو سخت سے سخت سزا قانون کے مطابق دینی چاہئے اور دینی پڑے گی۔ اس کو end کرنا پڑے گا تاکہ اس طرح کے واقعات دوبارہ پاکستان میں نہ ہوں۔ اگر ہم نے پاکستان کو بچانا ہے اور پاکستان کو آگے بڑھانا ہے تو عمران خان کو لے کر آنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! بچانے والی ذات بہت بڑی ہے مارنے والی ذات سے اور نہ صرف یہ پورا پاکستان اور پوری دنیا نے دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ عمران خان کروڑوں لوگوں کی دلوں کی دھڑکن ہیں نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے ایک عظیم لیڈر بن چکے ہیں۔ یہ لوگوں کے دلوں میں بستے ہیں اور کیوں نہ بسیں؟ ایک ایسا لیڈر جو کہ ایماندار ہے، ایسا لیڈر جو کہ نڈر ہے اور سب سے بڑی بات جو کہ بہت بڑا عاشق رسول ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قوم کو ایسے لیڈر کی ضرورت ہے۔ یہ پاکستانی قوم پر اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی مہربانی ہے اور اگر میں یہ کہوں گا تو غلط نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ عمران خان نے ہماری قوم کو جو کہ مدہوش تھی، سوئی ہوئی تھی اور بکھری ہوئی تھی اس کو جگایا ہے اور انہیں قوم بنایا۔ انہوں نے قوم کو شعور دیا ہے، سوچ دی ہے اور نظریہ دیا ہے۔ آج ساری قوم ان کے ساتھ کھڑی ہوئی ہے۔ پاکستان اور پوری قوم کی عمران خان جان ہیں، شان ہیں، عزت ہیں اور مان ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اور قوم کی دعاؤں سے انہیں کچھ نہیں ہو گا اور جو لوگ بھی اس طرح کے عزائم رکھتے ہیں وہ سارے کے سارے انشاء اللہ تعالیٰ ملیامیٹ ہو گئے ہیں اور ہو جائیں گے۔ ہم سب قوم عمران خان کی سربراہی میں اپنے ملک کو اس دلدل سے نکالیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جب ہمارا ملک نہ صرف ایشیا بلکہ پوری دنیا میں سب سے آگے جائے گا اور ایک عظیم قوم بنے گا۔ خان صاحب سے جتنی لوگ محبت کرتے ہیں یقین مانیں کہ جب خان

صاحب لاہور سے نکلے ہیں تو ہفتے والے دن ہمیں ٹائم ملا کہ خان صاحب نے مرید کے میں پہنچنا ہے تو 8 گھنٹے لوگوں نے انتظار کیا۔ ہم اس پر تھوڑا سا پریشان ہوئے کہ اگلے دن کیا ہو گا لیکن آپ یقین مانیں کہ اتوار والے دن 8 گھنٹے انتظار کرنے کے بعد لوگوں نے تاریخی استقبال کیا۔ ہم وہ جنون اور محبت دیکھ کر خود اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کر رہے تھے اور دیکھ رہے تھے کہ کیسے لوگ اس سے پیار کر رہے ہیں۔ اس پر ہم پورے علاقے کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں اور آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عمران خان، پورے پاکستان کو اور تمام مسلمانوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ عمران خان زندہ باد اور پاکستان پائندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ طلعت فاطمہ نقوی! ---- ان کی speech ہو گئی ہے۔ جناب سعید احمد سعیدی!

جناب سعید احمد: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ الصلوۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں پر زور مذمت کرتا ہوں جو میرے قائد، مسلم امہ کے قائد اور چیئرمین پر اوران کے قافلے پر جو فائرنگ کی گئی جو دہشت گردی کی گئی جس کے سلسلے میں میرے چیئرمین عمران خان صاحب کو bullets لگے اور جس میں ایک نوجوان شہید ہوا ہم اس کی جتنی بھی مذمت کریں کم ہے۔ یہ جو حملہ ہوا ہے یہ چیئرمین عمران خان پر حملہ نہیں یہ پاکستان کی سالمیت پر حملہ ہے یہ پاکستان کی 22 کروڑ کی عوام پر حملہ ہے، وہ قائد جس نے اقوام متحدہ میں جا کر جب speech کی تو اُس نے کہا کہ میرے نبی آخری نبی حضرت محمد ﷺ سے ہم اتنا پیار کرتے ہیں کہ ہمارے دل اپنے نبی ﷺ کے ساتھ دھڑکتے ہیں ہمارا ایمان ہی اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک ہم سب سے زیادہ اپنے نبی ﷺ سے محبت نہ کریں تو انہوں نے مسلم اُمہ کے دلوں پر راج کیا وہ واحد لیڈر تھے جنھوں نے آواز بلند کی پاکستان تو بن گیا قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی جدوجہد تھی علامہ اقبالؒ کا ایک خواب تھا پاکستان بنانے کا ایک مقصد تھا کہ وہاں پر ہم اپنی زندگی آزادانہ طور پر گزاریں گے، ہم اپنی زندگی اسلام کے اصولوں پر گزاریں گے، جب میرا چیئرمین عمران خان اس ملک کا وزیر اعظم بنا تو ایک جو حقیقی آزادی خواب تھا جو قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی

ایک جہدوجہد تھی، جو علامہ اقبالؒ کا ایک خواب تھا، جس ملک کے لئے میرے آباواجداد نے قربانیاں دی تھیں جب اُس سفر کو آگے بڑھا کر چلنا شروع کیا تو کچھ ممالک اور Americans کو یہ بات پسند نہ آئی جب یہ بات پسند نہ آئی تو ایک regime چلی لوگوں کے ضمیروں کو خرید ا گیا، لوٹا کریسی کے ذریعے پیسوں کے ذریعے لوگوں کو جب خرید ا گیا تو میرے قائد جو پرائم منسٹر تھے اُن کو کرسی سے اُتارا تو میرے قائد کو پاکستان کی عوام جس نے اُنہیں چُنا تھا اُس پبلک میں آگئے جب پبلک میں آئے تو انہوں نے ایک حقیقی آزادی کا سفر شروع کیا وہ آزادی جو قائداعظم محمد علی جناحؒ، علامہ اقبال کا خواب تھا جس کے لئے ہمارا ملک بنا تھا۔

جناب چیئرمین! نہایت بد قسمتی سے کہتا ہوں کہ پاکستان تو بن گیا لیکن جو ایک حقیقی آزادی کا سفر تھا جس کے لئے پاکستان بنایا گیا وہ ہمیں آج تک نہیں ملی اگر ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات نے ایک قائد جناب عمران خان کی شکل میں دیا تو اُس پر جو بزدلانہ حملے کرتے ہیں وہ لاکھ فائرنگ کر لیں، لاکھ دہشت گردی کر لیں اُس کو مارنے کے لئے لیکن اُس کو بچانے والے کی جو ذات ہے وہ سب سے بڑی ذات ہے اللہ حق ہے اُس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا اللہ تعالیٰ نے اُس سے بہت بڑا کام لینا ہے وہ کام لینا ہے جس کے لئے پاکستان بنا تھا پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الا اللہ پاکستان میں انشاءاللہ حقیقی آزادی آئے گی، پاکستان وہ پاکستان بنے گا جو ایک مقصد تھا پاکستان بنانے کا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے درخواست کرتا ہوں کہ پاکستان کے انصاف دلانے والے اداروں سے کہ خدارا جب انصاف ہوتا ہوا نظر آئے گا تو جرائم کم ہوں گے آج میرے قائد پر حملہ ہوا ہے اگر اس کے جو ملزمان ہیں جن کی نشاندہی میرے قائد نے کی ہے اُن کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا اُن کو سزا ملے گی ہم یہ سمجھیں گے کہ پاکسان میں بھی ایک انصاف کا نظام ہے لیکن مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین ہے انشاءاللہ ملزمان سامنے آئیں گے اور اُن کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا اُنہیں سزا ملے گی وہ نسیت نامود ہوں گے اور جو ایک آزادی کا سفر وہ مکمل ہوگا۔ پاکستان، زندہ باد، عمران خان پائندہ باد۔

کون بچائے گا پاکستان، عمران خان، عمران خان۔ عمران تیرے جانثار، بے شمار بے شمار۔ بہت مہربانی، بہت زیادہ شکریہ۔

جناب چیئرمین: محترمہ شعوانہ بشیر!

محترمہ شعوانہ بشیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔3۔نومبر پاکستان کی تاریخ کا ایک ایسا سیاہ دن تھا جس میں ایک ایسے محب وطن لیڈر پر بزدلانہ اور قاتلانہ حملہ کیا گیا جو جمہوریت کا الم لے کر آگے بڑھ رہا تھا عوام کی طاقت کے ساتھ پاکستان کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرنے کے لئے آگے بڑھ رہا تھا جو اپنی قوم کو یہ پیغام دیتا تھا کہ نہ میں کسی بیرونی طاقت کے آگے جھکوں گا اور نہ آپ کو جھکنے دوں گا وہ قوم کو عزت کے ساتھ، وقار کے ساتھ اور ایک خود مختار قوم کی حیثیت کے ساتھ لے کر آگے بڑھ رہا تھا لیکن ان بزدلوں نے، اس ایک کرپٹ مافیا نے جو ہم پر بیرونی ایجنڈے کے تحت مسلط کیا گیا انہوں نے بزدلانہ کوششوں سے نہ صرف اُس محب وطن لیڈر پر گولیاں چلائیں بلکہ اُس کے ساتھ بے شمار لوگوں کو زخمی کیا اور ایک بے گناہ معصوم شہری کو شہید کیا، آج اُن یتیم بچوں کی آہیں ان کو لے کر ڈوبے گی، جنہوں نے حق اور سچ کے راستے پر چلنے کے لئے رکاوٹیں پیدا کیں آج ان کو اپنی ہار نظر آرہی ہے، آج ان کو اپنی شکست نظر آرہی ہے، جب یہ عوام کا ایک سمندر دیکھ رہے ہیں ایک ایسے محب وطن لیڈر کے ساتھ آج ان کو اپنی حکومت، اپنی پارٹی کی نَیّا ڈوبتی ہوئی نظر آرہی ہے اور یہ ان بزدلانہ کوششوں پر اُتر آئے ہیں لیکن جو لیڈر کلمہ کی طاقت کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے جو کہتا ہے لا الہ الا اللہ اپنے دل میں بسا لو اور تمام خوف دور کر لو جو کلمہ کی طاقت کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اُس کو دُنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔میرا یہ ایمان ہے وہ لیڈر جو حق اور سچ پر چلتا ہو دیانت دار اور ایماندار ہے جو نیک نیتی کے ساتھ پاکستان کو خوشحالی کے راستے پر چلانا چاہتا ہے میں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُس کا حامی و ناصر ہوگا اور ہر قدم پر اُس کی حفاظت کرے گا۔آج ہم سب اور پوری قوم دیکھ رہی ہے کہ ان بزدلوں نے جو یہ مجرمانہ اور بزدلانہ کوشش کی اللہ تعالیٰ نے اُس پر اپنا کرم اور اپنا فضلِ جاری رکھا اور اُن کی زندگی کی حفاظت کی یہ ان کے لئے شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ یہ اس طرح کی کوششیں کریں گے تو ایک طاقت اوپر اللہ تعالیٰ کی ہے جو ایسے انسان کو محفوظ رکھے گی ان کی بزدلانہ کوششیں ان ہی کو لے کر ڈوبیں گیں اور انشاءاللہ تعالیٰ یہ لوگ تباہی کے راستے پر جائیں گے اور انشاءاللہ پاکستان خوشحالی اور ترقی کے راستے پر جائے گا۔میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ یہ کیسے بدنصیب لوگ ہیں جو اس ملک پر حکومت کرتے ہیں یہاں پر غریبوں کے ٹیکس کے پیسے سے یہ چوری کر کے باہر دیارِ غیر میں محلات بناتے ہیں کیا ان پر اس سرزمین کا کوئی قرض نہیں ہے

جہاں یہ پیدا ہوتے ہیں، پلتے ہیں، بڑھتے ہیں، حکومت کرتے ہیں اور یہاں کا خزانہ لوگوں کی محنت سے کمائی ہوئی دولت کو ٹیکس کی شکل میں یہ لوٹ کر باہر لے جاتے ہیں اور اپنے کاروبار بناتے ہیں اور دیارِ غیر میں محلات بناتے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ لعنت ہے ان کی زندگی پر جو اس زمین پر اس کا قرض اُتارنے سے قاصر ہیں۔ ایک ہم پر یہ فرض ہے کہ جس زمین پر ہم پیدا ہوئے ہیں ہم نے اس زمین کی سرحدوں کی حفاظت کرنی ہے، ہم نے اس کو آگے لے کر بڑھنا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اپنا گھر، اپنا ملک چاہے چھوٹا سا ہی کیوں نہ ہو وہ اپنائیت کا احساس دلاتا ہے۔ ہمیں اُن محلات سے کیا جو دیار غیر میں ہیں اور یہود و نصاریٰ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ وہ تمھارے دشمن ہیں آج یہ کیسے بدنصیب لوگ ہیں یہ جا کر اِس قوم سے، اپنے ملک سے نکل کر باہر جا کر پناہیں لیتے ہیں، باہر جا کر محلات بناتے ہیں ،اور باہر جا کر ایک third class شہری کی حیثیت سے رہنا پسند کرتے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ یہ ان کے لئے انتہائی شرم کا مقام ہے اور آج پاکستان کی عوام یہ سب دیکھ چکی ہے اور ہم سب ان کی پرانی ہسٹری کو جانتے ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ اپنی مجرمانہ ذہنیت کو ظاہر کیا ہے، انہوں نے ماڈل ٹاؤن میں جو 14 قتل کئے ہیں وہ ان کی گندی ذہنیت کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے اس سے پہلے بھی عابد باکسر جیسے ایک غنڈے کے تحت پتا نہیں کتنے لوگوں کے قتل کروائے ہیں۔ آج یہ پھر اسی طرح کی شرمناک اور بزدلانہ کوششیں کر رہے ہیں لیکن میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ عمران خان ایک ایسا لیڈر ہے جس نے شوکت خانم جیسے hospitals بنائے، NUML جیسی یونیورسٹیاں بنا کر لاکھوں لوگوں کی دعائیں حاصل کی ہیں تو اس کی بخشش کے لئے تو ایک شوکت خانم ہسپتال ہی کافی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہم سب عمران خان کے وہ followers ہیں وہ ساتھی ہیں جو اُن کے مشن کو لے کر آگے بڑھیں گے، یہ مشن یہاں پر نہیں رُکے گا۔ مریم نواز اور اس کے جو گھٹیا قسم کی ساتھی ہیں ان کے سارے خواب دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ پاکستان کی 22 کروڑ عوام اپنے دل میں عمران خان کے لئے محبت رکھتی اور قدم سے قدم ملا کر اس کے ساتھ چلتی ہے، ہم اُس کے مشن کو پورا کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان کو ایک عظیم قوت بنائیں گے، جو کسی کی غلامی میں نہیں آئے گی، جو پاکستان کے ٹکڑے نہیں کرے گی، جو پاکستان کے اثاثوں کی حفاظت کرے گی اور میں سمجھتی ہوں کہ عمران خان کی شخصیت کو دیکھ کر مجھے علامہ اقبال کا وہ شعر اور دل کو تقویت دیتا ہے کہ:

تُندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کے لئے

پاکستان زندہ باد۔ عمران خان زندہ باد۔

MR CHAIRMAN: Thank you very much. The House is adjourned to meet on Monday 21st November 2022 at 3:00 p.m.